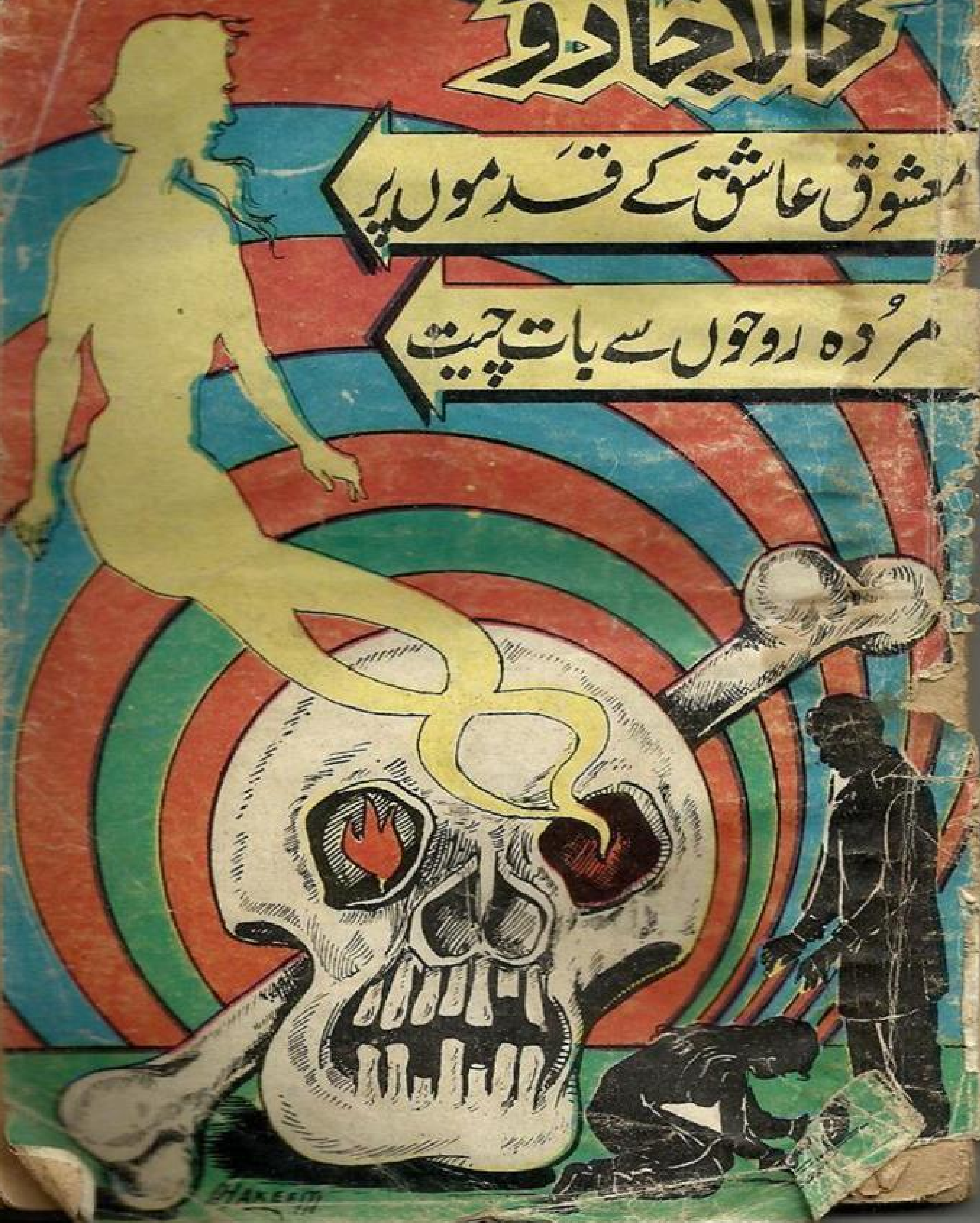
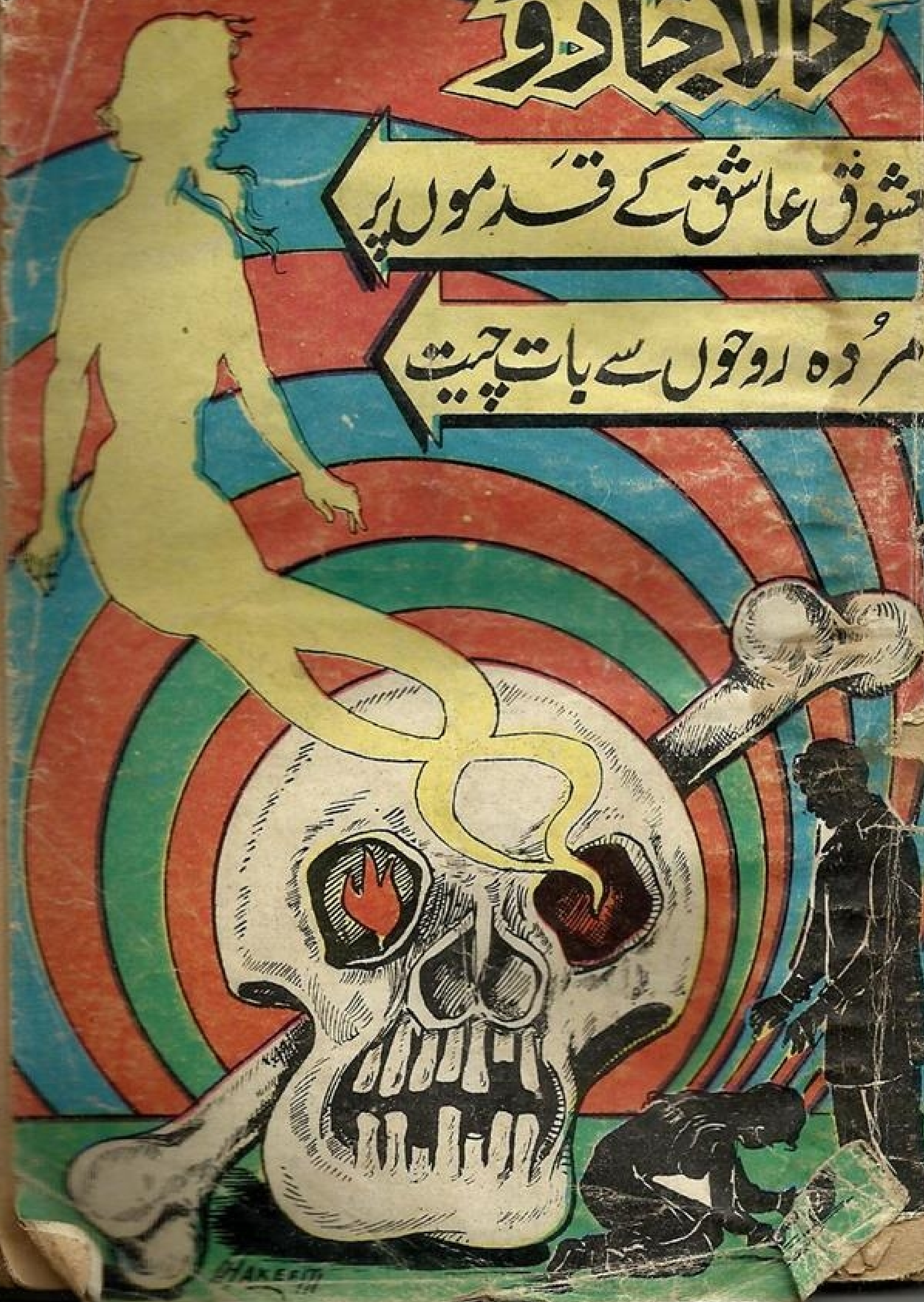

قانونِ محبت
کالا جادو
معشوق عاشق کے قدموں پر
مُردہ روحوں سے بات چیت
HAKEEM



کالا جادو
معشوق عاشق کے قدموں پر
مُردہ روحوں سے بات چیت
HAKEEM

ہند و پاک میں کالا جادو پر شائع ہونیوالی پہلی ٹھوس کتاب.
اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۳ء میں "نوبہار بک ڈپو بلیا گنج دہلی" سے شائع ہوا۔ اس نایاب کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۲ء میں شائع ہو رہا ہے

سحر زم — لاجواب نسخہ — ہپناٹیزم

معشوق عاشق کے قدموں پر

قانون محبت

تسخیر ہمزاد — حاضرات

مردہ روحوں سے بات چیت

نست کا تیر

کالا جادو

ندیم صہبائی فیروز پوری ——

قیمت —— آٹھ روپے

نوبہار بک ڈپو
ندیم منزل ۲۴۸/ج کوچہ بیلی رام اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ہمزاد کی موجودگی کی پہچان

چونکہ میں بہت رات گئے سوتا ہوں اس لئے صبح دیر میں اُٹھتا ہوں اور کسی دن بھی آٹھ بجے سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ضروری کام ہو اور صبح مجھے اٹھنا ہو تو میں اپنے ہمزاد کو مخاطب کرکے کہہ دیتا ہوں کہ مجھے صبح فلاں وقت اٹھا دینا چاہے دنیا کی گھڑیاں غلط ہو جائیں۔ مگر ہمزاد ضرور صبح ٹھیک وقت پر بیدار کر دے گا۔ نہایت فرمانبرداری سے اپنا کام انجام دے گا۔ سونے والا جلد ہوشیار ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے کان سے خود سن لے گا کہ کوئی شخص اس کے قریب کھڑا ہوا اس کا نام لے لے کر پکار رہا ہے۔ میں نے بھی اکثر اپنے ہمزاد کو آواز دیتے سنا ہے۔ اور جب مجھے کام ہوتا ہے تو میں ہمزاد کو کہہ کر سوتا ہوں وہ ٹھیک وقت پر مجھے بیدار کر دیتا ہے میں خلاف معمول اٹھ جاتا ہوں۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمزاد بھی ضرور کوئی چیز ہے اور وہ انسان کی مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے۔

میں نے بارہا اس قسم کا اپنے ہمزاد سے کام لیا ہے اور اس نے آج تک کبھی غلطی نہ کی۔ اسی دن سے میں نے اندازہ لگایا کہ ہمزاد ضرور مفید ساتھی ہے۔

ہمزاد کی شکل تمہاری شکل سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ اور اس میں بال برابر بھی فرق نہیں ہوتا۔

ہمزاد سے آپ مزید کام لیں اور اس کو تسخیر کرنے سے پہلے آپ میری طرح اندازہ لگا کر دیکھ لیں اور غور کریں کہ آیا ہمزاد دراصل کوئی چیز ہے بھی یا نہیں۔

طریقہ

اول اپنے چہرے کو عالم تصور میں دیکھیں اور دو چار دن اس قدر کوشش کریں۔ بار بار آئینہ لے کر اپنا چہرہ دیکھو اور خوب اچھی طرح دیکھو۔ پھر آنکھیں بند کرکے اپنا چہرہ دیکھو دو چار دن کے بعد اس قدر ہو جائے گا کہ جب تم چاہو گے عالم تصور میں دیکھ لوگے دوسرے شخص کو عالم تصور میں دیکھ لینا۔ تو ایک آسان کام ہے۔ کیونکہ وہ بار بار آپ کے سامنے سے گزرتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو تصور میں لانا ذرا مشکل اور اہم بات ہے۔ اس مشکل کام کو آسان کرنے کے لئے روزانہ اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھو اور اپنے نقشہ کو اچھی طرح ذہن میں بٹھاؤ۔

جب اس مقصد میں کامیاب تم اچھی طرح سے ہو جاؤ تو رات کو جب تم سونے لگو گھڑی اپنے سامنے رکھ لو اور اپنی شکل کو تصور میں لا کر اس سے کہو۔ یعنی اپنے ہی نام سے اس کو پکارو۔ فرض کیا کہ تمہارا نام عبدالرشید ہے تو

اس کو یعنی اپنے چہرے کو خیال میں لاکر اس سے کہو۔ "اے رشید مجھے ٹھیک ۲۵ منٹ (یا جو دل میں آئے) پر اٹھا دینا کیونکہ مجھے ایک ضروری کام جانا ہے۔"

اتنا کہنے کے بعد آپ بے فکر ہو کر سو جائیں پورے وقت پر ہمزاد آئیگا۔ اور آپ کو وہ بیدار کر دے گا۔ اگر آپ جلد ہوشیار ہوگئے تو ہمزاد نظر بھی آجائیگا۔ اور اس کو بولتے ہوئے بھی سن لوگے۔ اگر دیر میں بیدار ہوئے تو وہ برابر پکارے گا۔ اگر اس طرح بھی ہوشیار نہ ہوں گے تو وہ جھنجوڑ کر ہوشیار کر دے گا اس سے آپ یہ اندازہ نہ لگائیں کہ ہم کمرکے ہی پڑے رہیں وہ ہی ہوشیار کر دے گا۔ یہ غلط بات ہے۔ جب اس کو علم ہو جائے گا۔ کہ تم ہوشیار ہوگئے ہو تو وہ فوراً اس جگہ سے چلا جائے گا۔

آپ بیدار ہوتے ہی اپنی گھڑی دیکھیں، اس میں وہی وقت ہوگا جو اس کو دیا گیا ہوگا۔

ہمزاد کا ذمہ ٹھیک وقت پر اٹھا دینا ہے ایک بار تو وہ ضرور ہوشیار کر دے گا۔ بعد اس کے اگر آپ پھر غافل ہو کر سو جائیں۔ وہ اپنی ڈیوٹی سے سبکدوش ہو چکا۔ وہ اپنا کام کر چکا۔

اس عمل سے آپ نتیجہ اخذ کریں گے کہ دنیا میں ہمزاد کی بھی

ضرور کوئی ہستی ہے۔ جو آپ کے کہنے پر ضرور عمل کر سکتی ہے۔ آپ اپنے ہمزاد سے ضرور کام لیں۔ وہ آپ کے حق میں بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ آپ ہمزاد سے اس قسم کے کام لے سکیں گے کہ دوسرے آدمی اس کو جادو یا کچھ اور خیال کریں گے۔ تھوڑی دیر میں دور کا حال معلوم کر لینا کھوئی ہوئی چیز کو تلاش کرنا۔ کسی کو بلا لینا۔ ایک نہایت سہل اور آسان کام ہو جائے گا۔

اس کتاب میں ہمزاد تسخیر کرنے کا نہایت سہل اور آسان طریقہ قلمبند کیا گیا ہے۔

عامل کیلئے ضروری شرائط

اوّل اپنا عمل ایک ایسے کمرے میں شروع کریں جو بالکل الگ تھلگ ہو اور اس وقت جبکہ عمل شروع ہو کسی آدمی کی آواز کان میں نہ آئے کیوں کہ آدمیوں کی آواز سے خیالات تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور خیال تبدیل ہو جانے سے توجہ درست طور پر پوری نہیں ہوتی عامل اپنے کام میں ناکام رہ جاتا ہے [illegible] علیحدہ ہونا چاہیے۔ اگر ممکن ہو سکے تو آبادی سے [illegible] ہی انتخاب کر لینا بہتر ہے۔ دوئم وہ کمرہ جس میں [illegible] کیا جائے بالکل صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ اگر دیواریں میلی اور کثیف ہوں تو

چونا یا سفیدی کرالینی چاہیے۔ تاکہ وہ صاف اور چمکدار ہو جائے تاکہ اس کی دیواروں پر سایہ بخوبی طور نظر آسکے۔ سوئم۔ عمل کرتے وقت اپنے قریب خوشبو مثلاً عود، عنبر، لوبان یا اگربتی وغیرہ سلگا لینی چاہیے۔ اور اپنے کپڑوں کو بھی عطر اور خوشبویات سے بسا لینا چاہیے۔ چہارم کپڑے ناپاک نہیں بلکہ پاک صاف ہوں تو اور بھی اچھا ہو جس قدر عامل صاف ہوگا اسی قدر ہمزاد بھی جلدی تسخیر ہو جائے گا۔ اس لئے کپڑے اچھے ہونے چاہیں۔

۵۔ پنجم۔ عامل اپنا وہ لباس جس کو عمل کے وقت استعمال کرتا ہے۔ علیحدہ رکھ دینا چاہیے۔ تاکہ وہ اسی وقت اپنے کام میں لائے۔

۶ ششم۔ کپڑے سفید ہوں تو بہتر ہے۔

۷۔ ہفتم۔ عامل غذا کم کھائے اور کھانا کھانے کے دو یا تین گھنٹے کے بعد عمل شروع کرے۔ کھانا کھاتے ہی عمل نہ شروع کر دے۔ کیونکہ اس وقت معدہ خوراک کو ہضم کرنے کا کام دے گا ایک چیز سے دو کام نہ لینے چاہیں

۸۔ ہشتم۔ عمل شروع کرنے سے پہلے ہر قسم کے خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دینے چاہیں۔ اگر اثناء عمل میں کسی اور بات کا خیال آگیا تو عمل پورا نہ ہوگا۔

۹۔ نہم۔ عمل کرنے سے پہلے ایک دائرہ کھینچ لینا چاہیے اور اس

دائرے کے درمیان بیٹھ کر اپنا عمل شروع کرنا چاہیے۔ دائرہ حسب نقشہ بنا لینا چاہیے۔

۱۰۔ دہم۔ عامل کو اپنے دل سے خوف اور ڈر نکال دینا چاہیے۔ عامل نڈر ہونا چاہیے۔ اگر عامل اثنائے عمل میں ڈر جائے گا۔ تو اس کو خطرناک خطرے کا اندیشہ ہے۔

۱۱۔ یازدہم۔ اگر عمل کرتے وقت کچھ نظر آئے تو اس سے ڈرنا نہ چاہیے۔ کیونکہ وہ اس دائرے سے باہر ہی رہے گا۔ جو تم کھینچو گے وہ باہر سے ہی ڈرائے گا۔ دائرے میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہوگا دائرہ خاص طور پر عامل اپنی حفاظت کے لئے بناتے ہیں۔ تاکہ وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہے۔

۱۲۔ دوازدہم۔ عامل لطیف غذا استعمال کرے۔ تاکہ وہ جلد از جلد ہضم ہو جائے۔ اور معدہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسرا کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

مندرجہ بالا شرائط پر عمل کرنے کے بعد اپنا عمل شروع کرے اور استقلال سے کام لے۔ چند دنوں کے بعد وہ ہمزاد کو ضرور تسخیر کرے گا اگر ہمزاد تسخیر ہو گیا تو عامل کی زندگی میں انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ وہ نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا۔ دنیا میں راحت و آرام حاصل ہو جائے گا۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمزاد کو تسخیر کر لینا چاہیے ہماری کتاب کا پہلا سبق تسخیر ہمزاد ہے۔ دوسرے باب میں ہمزاد کو

تسخیر کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے جو بالکل آسان اور سہل ہے۔

تسخیر ہمزاد کا سہل طریقہ

نصف شب گزر جانے کے بعد اپنے کمرے میں داخل ہو جاؤ جو اس کام کے لئے آپ نے منتخب کر لیا ہے۔

اس میں داخل ہونے کے بعد ایک دائرہ کھینچو اور اس کے اندر بیٹھ کر اپنی پشت پر ایک لیمپ روشن کر لو۔ مگر وہ لیمپ اس قدر بلند مقام پر ہو کہ تمہارا پورا سایہ تمہارے سامنے دیوار پر پڑنے لگے۔

لیمپ روشن کرکے مغرب کی طرف رخ کرکے بیٹھ جاؤ اور اپنے سایہ کی پیشانی پر نظر جماؤ۔ اور غور سے اس کی پیشانی دیکھتے رہو۔ واضح رہے کہ اثنائے عمل میں اول تو تمہارا دماغ کسی اور طرف نہ جائے۔ دوئم آنکھ کی پتلی نہ جھپکے۔ سوئم اپنے ہی چہرے کا تصور دل میں رہے۔ اور یہ خیال کرو کہ میرا ہمزاد یعنی میں خود سامنے بیٹھا ہوا ہوں۔

پہلے دن جب تک نگاہ جم سکے جماؤ۔ اس دن جلدی ہی تھک جاؤ گے۔

دوسرے بھی دن اسی طرح کرو۔ اور برابر غور سے اپنے سائے کی پیشانی کو دیکھتے رہو۔ جب تک آنکھیں تھک نہ جائیں اس پر سے

نظر نہ اٹھاؤ۔

تھوڑی دیر بعد وہ سایہ رنگ بدلنے لگے گا۔ اور تمہاری آنکھوں میں کچھ تکلیف پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح دو چار دن کرو۔ پانچ دن کے عمل کے بعد وہ سایہ حرکت کرنے لگے گا۔ اس سے بالکل نہ ڈرنا چاہیئے۔

کئی بار عجیب و غریب چیزیں آپ کے سامنے بھی آئیں گی۔ کبھی تمہارا ہمزاد خوبصورت عورت کی شکل میں آئے گا۔ اس وقت اپنے دل کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔

بیس دن کے بعد تمہاری نگاہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اور تمہارا سایہ تھوڑی دیر نظر جمانے کے بعد انسان کی طرح نظر آنے لگے گا۔ وہ ہی تمہارا ہمزاد ہے۔

ہمزاد کئی بار آئے گا۔ اور وہ تم سے بولے گا۔ ابھی جب عمل شروع کرو گے۔ تو آنکھوں کے تلے اندھیرا سا چھاتا جائے گا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ جگہ بالکل روشن اور منور ہو جائے گی۔ لیمپ کی روشنی پھیکی پڑ جائے گی۔ تم اس وقت اندھیرے میں بیٹھے ہوئے معلوم ہو گے۔ اور تمہارا سایہ روشنی میں حرکت کرتا ہوگا۔

رفتہ رفتہ وہ روشنی بڑھتی جائے گی۔ اور ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام کمرہ بالکل روشن اور منور ہو جائے گا۔

اس روشنی میں تم دیکھو گے کہ ایک اور تمہارا ہم شبیہ تمہارے

بالمقابل اتنی پالتی مارے ہوئے بیٹھا ہوگا۔

اس کو دیکھ کر ڈر نہ جانا چاہیئے۔ وہ ہمزاد ہے۔ اگر آپ اس کو شروع میں دیکھ کر ڈر گئے۔ تو اس صورت میں تمہاری جان کا خطرہ ہے۔

لہذا عمل کرنے سے پہلے اپنے دل و دماغ کو اچھی طرح سے مضبوط کرلو۔ اور پھر ہمزاد کو تسخیر کرو۔

اگر کام جلد ختم نہ ہو تو حوصلہ نہ ہارنا چاہیئے۔ اس عمل کو برابر چالیس دن کی محنت جاری رکھنا چاہیئے۔ امید ہے کہ چالیس دن برابر کرنے کے بعد اگر آپ نہ ڈرے تو ہمزاد کو ضرور تسخیر کر لے گے۔

یہ ہے ایک نہایت آسان اور سہل طریقہ تسخیر ہمزاد کا۔ اس میں نہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ نہ جنگل یا دریا پہ جانے کی ضرورت ہے اپنے گھر بیٹھے ہی بیٹھے ہمزاد کو تابع کرو اور عامل بن جاؤ۔

ہمزاد سے کام لینا

جب تم نہ ڈرو گے اور برابر اس کو دیکھتے رہو گے تو ہمزاد خود اپنی جگہ سے اٹھے گا۔ اور تمہارے قریب آئے گا۔ وہ تم سے پوچھے گا بتاؤ مجھے کس واسطہ طلب کیا ہے۔ تم اس کو جواب دینا جو کام اس وقت کرانا منظور ہو وہ اپنی زبان پر لانا وہ فوراً تمہارے حکم کی تعمیل کرے گا۔ اس دن سے تم ہمزاد کے عامل ہو۔ پس ہمزاد کو

طلب کرنے کا یہ ہی۔ نہایت ہی عجیب و غریب طریقہ ہے۔

اگر ہمزاد تمہارے پاس آیا اور اس نے تم سے سوال کیا مگر تم نے اس کو جواب نہ دیا تو درست نہیں۔ وہ جو پوچھے اس کا جواب دو۔ اور اپنے رعب سے اس سے کام لو وہ اسی دن سے تمہارا غلام ہے۔ اگر تم ڈھب سے کام لو گے۔ تو تم ہمیشہ اپنے ہمزاد پر اسی طرح غالب رہو گے۔ اور مرتے دم تک اپنے ہمزاد سے کام لیتے رہو گے۔ وہ نہایت فرمانبرداری سے تمہارے کہنے کے مطابق کرتا رہے گا اور تابع فرمان رہے گا۔

ہمزاد سے ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہیئے

۱۔ کسی برے کام کے لئے ہمزاد کو تکلیف نہ دو۔ ورنہ وہ دشمن بن جائے گا۔ ۲۔ قدرتی رازوں کی بابت اس سے کچھ دریافت نہ کریں۔ ۳۔ چوری یا بدمعاشی کے لئے اس کو حکم نہ دیں۔ ۴۔ عام کام میں ہمزاد سے مدد نہ لیں۔ بلکہ خاص خاص کام پر اور موقع پر اس کو طلب کیا جائے ہمزاد سے وہ کام لینا چاہیئے۔ جو انسان خود نہ کر سکے۔ جب کسی کام کو انجام تک پہنچانے میں آپ مجبور ہو جائیں۔ اس وقت ہمزاد کو طلب کرکے اس کو کام کے لئے کہیں۔ وہ ضرور اس کام کو پورا کر دیگا اگر ہمزاد سے مندرجہ بالا چار باتوں میں سے ایک پر بھی کام لیا تو خطرے کا اندیشہ ہے۔

مانو نہ مانو جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو بتلائے جاتے ہیں۔
تسخیر ہمزاد کا پہلا سبق ختم ہوا۔

مسمریزم کا طریقہ

مسمریزم۔
آجکل دنیا میں اس علم کی دھوم مچی ہوئی ہے اور ہر طرف سے مسمریزم کی آوازیں گونج رہی ہیں۔

مسمریزم دراصل یوگ کی ایک شاخ ہے۔ مسمریزم کے عامل کو مسمرائزر کہتے ہیں۔ اس کا عامل اپنے ہاتھوں اور آنکھوں کی مقناطیسی پاور بڑھا کر عجیب و غریب کام لے سکتا ہے۔ مقناطیسی قوت کا دوسرا نام مسمریزم ہے

انگریز اس علم کو کلیر واس کہتے ہیں۔

مسمریزم کے ذریعے ہر شخص اپنے نفس پر غالب آسکتا ہے اور وہ اپنے نفس پر پورا پورا قابو پا سکتا ہے۔

مسمریزم کا عامل اپنے ضمیر کے خلاف ہرگز ہرگز کام نہ کرے گا جس طرح اس کو ضمیر بتلائے گا۔ اسی طرح وہ کام کرے گا۔

مسمریزم کا عامل نیک اور پاک دامن بن جاتا ہے۔ اس کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ اس کا ضمیر برے کاموں

کی طرف اس کو راغب نہیں ہونے دیتا۔ عامل ایک نیک خصلت اور فرشتہ سیرت انسان بن جاتا ہے۔

مسمریزم اپنے عامل کو بلند خیال، شجاع، دلیر، بلند حوصلہ کر دیتا ہے۔ مسمریزم استقلال کے لئے نہایت مفید ہے۔

مسمریزم کے بے شمار فوائد ہیں۔

مسمریزم کے فوائد

فرض کیا میں مصنف ہوں اور مسمریزم کا عامل ہوں تو میری تصنیف کا پڑھنے والے پر اس قدر اثر پڑے گا۔ کہ وہ جو کچھ کتاب میں لکھ دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو جائیگا۔

اگر میں لیکچرار ہوں اور لیکچرار ہوتے ہوئے مسمریزم کا بھی عامل ہوں۔ تو میرے لیکچر کا لوگوں کے دلوں پر بہت زیادہ اثر پڑے گا۔ اور میں جس طرح چاہوں گا ان سے کام لوں گا۔

مسمریزم کا عامل اپنی آنکھوں کے اشارے سے آدمی کو گرا سکتا ہے۔ گرے ہوئے کو اٹھا سکتا ہے۔ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے دور کی بات معلوم کر سکتا ہے۔

عامل اپنے معمول سے بہت عجیب و غریب کام لے سکتا ہے جس قدر مقناطیسی پاور بڑھ جائے گی۔ اسی قدر کام بھی ہو سکے گا عامل طاقتور اور مضبوط ہوگا۔ تو وہ بہت جلد مسمریزم

سیکھ جائے گا۔ اور اپنے معمول کو بہت جلد بے ہوش کریگے گا۔

معمول کو بے ہوش کر دینے کے بعد اس سے جو کچھ معلوم کرنا چاہیں دریافت کریں وہ صحیح صحیح بتائے گا۔

۱۔ مسمریزم کا عامل پاک اور صاف رہے اس کے بدن پر غلاظت اور کثافت برائے نام بھی نہ ہونی چاہیئے۔

۲۔ عامل راست بازی اور دیانتداری اختیار کرے ہر حالت میں سچ بولے کبھی جھوٹ کو کام میں نہ لائے۔ جھوٹ سے حتی الامکان پرہیز کرے اور دروغ گوئی سے گریز کرے۔

۳۔ عامل کسی جانور مثلاً سانپ۔ بچھو، شیر، بھیڑیا وغیرہ سے کبھی نہ ڈرے وہ اپنے دل میں مصمم ارادہ کرے کہ دنیا میں کوئی چیز بھی مجھے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ عامل خودداری اختیار کرے۔

۴۔ لالچ اور حرص و طمع سے کنارا کشی لازمی ہے لالچ انسان کو ڈبو دیتا ہے۔ اور یہ کامیاب ہونے میں سدراہ ہوتا ہے حرص انسان کو آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

۵۔ عامل خواہ ہندو ہو یا مسلمان مگر اس کو پوجا اور عبادت ضرور کرنی چاہیئے۔ ہر حالت میں پرماتما (خدا) کو حاضر ناظر خیال کرے خدا ہر جگہ موجود ہے اور ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ کوئی بات

اس سے پوشیدہ نہیں تمام باتیں اس پر اظہر من الشمس ہیں۔ وہ عالم الغیب ہے۔ غیب کی باتیں بھی اسی طرح سے جانتا ہے۔

آنکھوں میں مقناطیسی قوت

عامل کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی آنکھوں میں مقناطیسی قوت بڑھائے لیکن اس قوت کو بڑھانے کے لئے یکسوئی اور تخلیہ کی سخت ضرورت ہے۔ جب تک تنہائی کا موقع اور طبیعت میں یکسوئی نہ ہوگی اس وقت تک اس علم کا حاصل ہونا ناممکن ہے۔

طریقہ

ایک مربع فٹ سفید کاغذ لو اور اس کے درمیان ۲ انچ محیط کا دائرہ بناؤ شکل دیکھئے۔ وہ نشان اس قدر سیاہ اور کالا ہو کہ اس میں سوئی کی نوک کے برابر بھی سفیدی نہ رہے اس کی بلندی تمہاری نقطۂ نظر سے نصف فٹ بلند ہو یعنی جب تم عمل کرنے کے لئے بیٹھو تو اپنی نگاہ اٹھا کر اس نقطہ کی طرف دیکھو



روزانہ اس سیاہ نقطے کو غور سے دیکھتے رہو اور اپنی پتلی جھپکنے نہ دو۔ شروع میں تو تمہاری آنکھ بہت جلد تھک جائے گی مگر

کوشش کرتے رہو اور برابر غور سے دیکھتے رہنا۔

تین چار روز کے بعد ایسا معلوم ہوگا کہ بادل سے اٹھنے لگے۔ جب زیادہ دیر تمہاری نگاہ اس داغ پر جمنے لگے گی، تو ایسا معلوم ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے بادل اٹھ رہے ہیں، [illegible] وہ بادل پھیلنے لگیں گے۔ اور گھنگھور گھٹا سی نظر آنے لگے گی۔

مبتدی کی نگاہ جلد تھک جاتی ہے اور اس کی آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے۔ مگر کوشش کرنی چاہیئے۔

تھوڑے عرصے بعد آنکھ کی پتلی جھپکنی دور ہو جائے گی اور بہت بہت دیر تک بغیر پلک جھپکائے اس کو دیکھنے لگو گے مگر اس وقت جب اپنی آنکھوں کی مقناطیسی قوت بڑھانی شروع کرو اپنے دل سے تمام خیال نکال دو اس وقت تمہارے دل میں کسی قسم کے خیالات اور تفکرات نہ ہونے پائیں، اس وقت تمہاری یہ حالت ہونی چاہیئے۔ گویا ہر رنج و غم اور خیال سے بالکل آزاد ہو۔

اگر اس قسم کے خیالات دل میں ہوں گے تو جلد کامیاب ہونا بہت مشکل بات ہے۔ مقناطیسی قوت اسی حالت میں بڑھے گی جب کہ طبیعت آزاد ہو اور تمہاری تمام قوتیں ایک ہی طرف لگ جائیں۔

جب تمہاری نگاہ اس سیاہ داغ پر ایک گھنٹہ تک جمنے لگے گی تو وہ سیاہ داغ بالکل سفید نظر آنے لگے گا بلکہ اور زیادہ کوشش سے وہ روشن اور منور نظر آنے لگے گا وہ گھومتا ہوا نظر آنے لگے گا۔

جب تم یہاں تک کامیاب ہو جاؤ تو سمجھ لینا کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اور تمہاری آنکھوں کی قوت بڑھ گئی۔

جب یہ حالت ہو جائے گی۔ تو جس چیز کیطرف تم ٹکٹکی باندھ کر دیکھو گے تو وہ تسخیر ہو جائے گی۔ اگر کسی آدمی کو دیکھو گے تو وہ بھی مطیع اور فرمانبردار ہو جائے گا۔ وہ تمہارے کہنے پر عمل کرے گا۔ جو کام تم اس سے لو گے وہ دے گا۔

پہلے کسی کمزور جانور پر عمل کرو اور گھور کر اس کو دیکھو جب اس پر تمہاری آنکھ کا اثر کام کرنے لگے تو پھر اس سے زیادہ طاقتور جانور سے کام لو۔ رفتہ رفتہ انسان پر اپنا رنگ جماؤ۔ اور اس کو غور سے دیکھو دل میں کہو۔

"آ- آ- آ- جلد آ- میں تجھ کو بلاتا ہوں میں تیرا منتظر ہوں جلد آ- میری بات سن۔

چونکہ آنکھوں کی مقناطیسی قوت بڑھ گئی ہے اس لئے اس سے کام لو اور ہر ایک کو تسخیر کرو۔

کمزور آدمی پر یہ طاقت بہت جلد اپنا اثر دکھلائے گی اور بہت جلد اس کو مطیع اور فرمانبردار کر لے گی۔ وہ تمہاری کیمیائی طاقت سے تسخیر ہو جائے گا۔

ایک کہانی

ایک دفعہ کوئی لکھنؤ کے اسٹیشن پر اترا۔ اس وقت اس کا ایک دوست اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا۔ کہ یہ شخص مسمرائزر ہے۔ آج تک کسی کو بھی اس کی بابت کچھ بھی علم نہ تھا۔

وہ دونوں پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے اچانک ایک حسین اور خوب صورت عورت قریب سے گزری وہ بہت زیادہ قبول صورت تھی۔ اس کی شکل نہایت زیب اور جاذب کشش تھی۔ اس کی نگاہیں نہایت سحر آمیز تھیں۔ مستانی تھی۔ ہر ایک آدمی کی نگاہیں خواہ مخواہ اس پر لگ جاتی تھیں۔ نوجوانوں کی اس پر نگاہیں لگی تھیں۔

وہ خرام ناز سے ہزاروں کو بسمل کرتی ہوئی ایک طرف کو جا رہی تھی۔ ایک نے اپنے دوست کے ہاتھ میں چٹکی لی اور مسکراتے ہوئے کہا۔

دوست یہ کس قدر خوبصورت ہے۔"

ہاں۔ ہے تو خوبصورت۔ اس نے جواب دیا لیکن کیا ارادہ۔ اگر آپ فرمائیں تو میں اس کو اس جگہ بلا دوں میں اس کو ایک اشارے میں بلا سکتا ہوں۔

اس نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

ماشاللہ آپ ایسے ہی ہیں۔ بھلا جان نہ پہچان اس صورت میں آپ اس کو کس طرح بلا سکتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے مذاق آپ کی فطرت میں موجود ہے۔ آپ دل لگی کر رہے ہیں۔

نہیں صاحب میں دل لگی نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس کو ابھی بلا سکتا ہوں۔

"اچھا تو بلایئے نا۔"

اتنا اس نے سنا اور گھور کر اس عورت کی طرف دیکھا اور اپنے منہ میں بڑبڑا کر کہا۔

ٹھہر۔ اِدھر آ۔ میں تجھے بلانا چاہتا ہوں۔ ہاں جلد آ۔ میں تیرا منتظر ہوں۔

اتنا اس نے کہا۔ اور وہ عورت جبکہ دس بارہ قدم راستہ طے کر چکی تھی۔ ٹھٹکی اور ایک جگہ رک کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ان کے قریب آئی اور ان کو حیرت سے دیکھ کر واپس ہو گئی۔ یہ دیکھ کر ایک دوست بولا۔

دیکھا آپ نے بلا بھی لیا یا نہیں۔"

اس نے ایک اور قہقہہ لگایا اور اس کی بات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ بھول کر یہاں آ گئی ہوگی۔

"نہیں۔ میں نے اس کو بلایا تھا۔ جب وہ آئی۔

اچھا اس دفعہ پھر بلاؤ"

بہت اچھا اس نے کہا اور دوبارہ اس کی طرف گھور کر دیکھنے کے بعد وہی فقرے اور کہے وہ عورت بطور سابق اٹھی اور دوبارہ ان کے پاس آئی۔

پانچ منٹ ٹھہرنے کے بعد وہ دوبارہ چلی گئی۔ اس نے پھر اپنے دوست کا مذاق اڑایا اور اس کو کہا کہ وہ کسی اور کے دھوکے میں یہاں آ گئی ہوگی۔ اس کو ہم پر دھوکہ ہوا ہوگا۔ کوئی اس کا رشتہ دار ہوگا۔ جس کی شکل ہم دونوں میں سے ایک سے ضرور ملتی جلتی ہوگی۔ اسی وجہ سے وہ اپنا شک دور کرنے کرنے کے لئے اس جگہ آ گئی ہوگی۔

اس کو میری بات سن کر غصہ آ گیا۔ اس نے دوبارہ اس حسین اور خوبصورت لڑکی کی طرف غور سے دیکھا اور اپنی مقناطیسی کشش سے اس لڑکی کو دوبارہ اپنی طرف کھینچ لیا۔

وہ سہ بارہ آئی اور بولی۔

کیا آپ نے مجھے آواز دی تھی۔ اتنا کہہ کر وہ ان کے قریب ہی بنچ پر بیٹھ گئی۔ یہ دیکھ کر اس کے دوست کی حیرت کی کچھ انتہا

نہ رہی مجھ پر سکتہ سا طاری ہو گیا۔ اس کا دم گھٹنے لگا۔ آج مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس کا دوست مسمریزم جانتا ہے۔ اور یہ اپنے اس علم کے زیر اثر بڑے عجیب و غریب کام لے سکتا ہے۔

وہ عورت نصف گھنٹے تک ان کے پاس ہی بیٹھی رہی۔

عامل دوست نے اس طرف دیکھا اور آہستہ سے مسکرایا میں نے اشارے سے اس کو سمجھایا کہ میں اس کا قائل ہوں جب اس نے سمجھ لیا کہ میں اس کے کام کو معلوم کر چکا ہوں اور اچھی طرح اندازہ بھی لگا چکا ہوں۔ تب اس نے اپنی نرم نگاہیں اس خوبصورت عورت پر ڈالیں اور نہایت ہی دبی آواز میں بولا جاؤ اب جاؤ۔ میرا کام ہو چکا۔ تم اپنا کام ختم کر چکیں۔ اچانک وہ عورت لہرا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور جلد جلد قدم بڑھاتی ہوئی ایک طرف کو روانہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کی نگاہوں سے غائب ہو گئی۔

اس نے اٹھ کر اپنے دوست کو چھاتی سے لگایا اور اپنے پرجوش لفظوں میں گویا ہوا کہ تم واقعی زبردست عامل ہو۔ مسمریزم خوب جانتے ہو۔ وہ مسکرایا مگر خاموش رہا۔

عامل اور معمول

مسمریزم ایک ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ [illegible]

بیماری دور کی جا سکتی ہے۔ اس کا عامل ضعیف سے ضعیف بیمار کو امید سے پہلے اچھا کر دیتا ہے۔ آجکل اگرچہ اس علم کو جاننے والے بہت کم ہیں۔ اسی لئے اس کا زیادہ چرچہ نہیں ہے۔

عامل کو معمول بنانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کی طاقت بڑھانی چاہیئے ہاتھوں کی مقناطیسی قوت سے معمول پر بڑا زبردست اثر پڑتا ہے۔

ہاتھوں کی قوت بڑھانے کا طریقہ

کوئی میز یا ڈیسک پر اپنے ہاتھ پاس پاس گزارو مگر تمہارے ہاتھ کا اور میز کی سطح کا فاصلہ بہت کم ہونا چاہیئے۔ لیکن اتنا کم بھی نہ ہو۔ کہ تمہارا ہاتھ میز کی سطح سے لگ جائے۔

اپنے ہاتھ کو بار بار میز کی سطح کے قریب سے گزارو اور اپنے قریب لاکر ہاتھوں کو جھٹکا دیتے رہو۔ یہ عمل روزانہ جاری رکھو تھوڑے عرصے بعد تمہارے ہاتھ اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ ان میں کسی قسم کی تکلیف یا تھکاوٹ نہ محسوس ہوگی۔

جب تمہارے ہاتھ کی مقناطیسی طاقت بڑھ جائے گی تو تمہاری ہتھیلی میں سے ایک ہلکی اور لطیف سی ہوا نکلنے لگے گی پس وہی مقناطیسی ہوا ہے یہی ہوا برقی پاور ہے۔ اسی پاور سے کام لیا جاتا ہے۔ اور یہی طاقت ہر شخص کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے دوسروں کو بے ہوش کر دیتی ہے کئی کئی گھنٹے آدمی کو سلا

دیتی ہے۔

امتحان کے طور پر سب سے پہلے اس کا عمل کمزور جانوروں پر کرنا شروع کرو۔ جب ان پر پورے اترو تو پھر معمول سے بھی کام لو۔

جب عامل تمہارے طریقے سے بے ہوش ہو جائے تو اس کی بے ہوشی میں آپ اس سے ہر ایک بات دریافت کرسکتے ہیں۔ وہ آپ کو صحیح صحیح جواب دے گا۔ معمول ایک جگہ پڑا پڑا یہاں ہی بیٹھا دور دور کی خبر لا سکتا ہے۔

جب تمہاری آنکھوں کی اور ہاتھوں کی مقناطیسی قوت بڑھ جائے تو آپ اپنا ایک معمول بنائیں۔ اور اس سے کام لیں مگر معمول عامل سے کم عمر اور کمزور ہونا چاہیئے۔ عامل جس قدر طاقتور ہوگا اتنی ہی جلدی وہ معمول کو بے ہوش کرے گا اگر معمول زیادہ طاقتور ہوگا۔ تو وہ بہت دیر میں بے ہوش ہوگا۔ شروع شروع کی ناکامی پر عامل کو گھبرانا نہ چاہیئے۔

تھوڑے عرصے بعد عامل جلد بے ہوش ہو جایا کرے گا۔ اگر معمول زیادہ دیر بے ہوش پڑا رہے اور اس کو کسی وجہ سے ہوشیار کرنا ہو تو اپنے ہاتھ پاس کرو۔ یعنی بجائے سر سے پاؤں کی طرف لے جانے کے پاؤں سے سر کی طرف لے جاؤ مگر فاصلہ اس قدر رہے کہ معمول کے بدن سے عامل کا ہاتھ نہ چھو جائے۔

جب معمول بے ہوش ہو جائے۔ تو اس کو لٹا دو اور اس پر چادر ڈھانپ دو۔ بعد ازاں اس سے سوال کرو وہ جواب دے گا۔ لوگوں کو جیب میں جو کچھ ہوگا وہ بتا دے گا کھوئی ہوئی چیز کا پتہ بتا دے گا۔ بیماری کی دوا بھی بتا دے گا کسی دوسری جگہ کی بھی سیر کرکے اس ملک کے حالات ظاہر کر دیگا۔

جب معمول بے ہوش ہو جائے تو اس سے پوچھو۔

فلاں شخص کہاں ہے وہ کیا کرتا ہے اس کی حالت کیسی ہے۔ اس جگہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ فوراً آپ کو صحیح اور درست جواب دے گا۔

نوٹ

طریقہ۔ عامل معمول کو اپنے سامنے کھڑا کرے اور اس کو پہلے سے بتا دے کہ جس وقت میں ہاتھ پاس کروں معمول دل میں کہے۔ مجھ پر مقناطیسی خواب غالب آ جائے اس وقت عامل اور معمول کا دھیان کسی اور طرف نہ ہونا چاہیئے یکسوئی کی سخت ضرورت ہے۔ عامل اپنی آنکھیں معمول کی آنکھوں میں گاڑ دے اور اس کو ہدایت کر دے کہ پلک نہ جھپکائے۔ آنکھوں کی کشش اور ہاتھوں کی طاقت سے معمول پر مقناطیسی خواب بہت جلد غالب آ جائے گا۔ اور معمول بے ہوش ہو جائے

مسمریزم میں چونکہ مندرجہ ذیل چار طاقتوں سے کام لیا جاتا ہے۔

(۱) دماغ (۲) بصارت (۳) نفس (۴) قلب۔

لہٰذا ان کو طاقتور بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اشیا معمول کرے تو اچھا ہے اور مفید ہے۔

دماغ کے لئے۔ مقویات دماغ، دودھ، نارنگی، شربت نارنج مغز تخم کدو۔ استعمال کرے۔ عطر سونگھے بالوں میں بادام روغن لگائے۔ تمباکو وغیرہ سے پرہیز کرے۔

بصارت کیلئے:۔ مقویات بصر، دارچینی، سیاہ مرچ، بادیان، زعفران، بادام، شلجم، سبزہ دیکھے، باغ کی سیر کرے۔ پھولوں سے طبیعت خوش کرے۔ آگ کیطرف زیادہ نہ دیکھیں سورج کو بھی زیادہ نہ دیکھیں۔ کثرت جماع سے پرہیز کریں۔

نفس کیلئے:۔ اس کے لئے سب سے زیادہ روحانی غذا یعنی موسیقی اور راگ وغیرہ ہے۔ اچھے اچھے گانے سنے نقش و نگار دیکھے عجائب خانے کی سیر کرے گویا ہر حال میں اپنے دل کو خوش رکھے۔

قلب کیلئے۔ مقویات قلب، زعفران استعمال کرے امرود اور انار شیریں بھی مقویات قلب کے لئے مفید ہے پان، کشنیز، لال تر بندی وغیرہ اچھی چیزیں ہیں۔

موسم گرما میں لیموں کا عرق بھی بہت زیادہ مفید ثابت ہوتا

ہے۔

اگر عامل یہ خیال کرے کہ میں کمزور ہوں تو وہ ضرور ان چیزوں کو برابر استعمال کرتا رہے تاکہ اس کی قوت کسی حال میں بھی کم نہ ہو۔ اگر عامل کمزور بھی نہ ہو تو بھی وہ ان ادویات اور مقویات کو استعمال کرسکتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں فائدہ ہی پہنچائیں گی۔ اور عامل کو بہت جلد طاقتور بنا دیں گی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ عامل بہت جلد اپنے معمول سے کام لے سکے گا۔

مسمریزم کا عامل ایک اشارے سے بہت سے کام لے سکتا ہے۔ وہ ذرا سی دیر میں غیر کو بھی اپنا بنا سکتا ہے۔

وہ تسخیر بھی کرسکتا ہے۔ مسمریزم کا عامل نیک طبیعت کا ہونا چاہیئے۔ جہاں تک ہوسکے عامل راست بازی اختیار کرے اور دروغ گوئی سے حتی الامکان گریز کرتا رہے۔

مسمریزم سیکھنے کے اور بھی بہت سے قاعدے ہیں۔ مگر جو قاعدہ نہایت آسان اور سہل تھا۔ وہ اس کتاب میں لکھ دیا گیا ہے

مسمریزم کے عامل کو چاہیئے کہ وہ معمول سے سٹہ کے نمبر اور کوئی پولیٹیکل معاملات کی بابت ہرگز ہرگز کچھ نہ دریافت کرے اور نہ کوئی شخص عامل کو ان دو باتوں کو دریافت کرنے پر مجبور کرے۔

قدرتی رازوں کی بابت بھی معمول سے کچھ دریافت نہ کرے وہ

نہ بتائے گا۔

مثلاً اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ میں کس دن مرجاؤں گا یا کب مروں گا۔ اس قسم کی باتیں معمول سے قطعاً نہ دریافت کرنی چاہیئں۔

معمول کو زیادہ دیر تک بے ہوش نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر معمول گہرے خواب میں ہو تو اسے ہاتھ پاس کرکے اس کو خود ہی ہوشیار کرلینا چاہیئے۔ ورنہ اگر معمول زیادہ گہرے خواب میں نہ ہو تو وہ خود ہی ہوشیار ہوجاتا ہے اور عامل کو اسے زیادہ ہوشیار کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جادو اثر برقی کرنٹ یا محبت کا تیر

اس کے لیئے بھی آنکھوں کی قوت بڑھانے کی ضرورت ہے اس میں اور مسمریزم میں صرف ذرا سا ہی فرق ہے۔ اس کا عامل جب پوری طرح عامل ہو جائے گا۔ تو اس کی زندگی سراسر عیش و عشرت ہوگی دنیا میں اس عزت اس کی وقعت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ وہ اپنی آنکھ کے ایک اشارے سے اونے اشارہ سے جس کو بھی چاہے طلب کرسکے گا۔

اگر اس کا عامل اپنے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر باتیں کرے گا۔ تو اس کے دشمن کا دل اندر کو دبنے لگے گا۔ وہ ایسا محسوس کرے گا۔ کہ اس کے جسم میں کسی نے آگ لگا دی وہ اپنی طبیعت میں بے چینی اور اضطرابی سی محسوس کرنے لگے گا۔ عامل سے اس کا دشمن کبھی نہ آنکھ نہ ملا سکے گا۔ عامل اپنی آنکھ کے ایک اشارہ سے اس سے اپنی مرضی کے موافق کام لے سکے گا۔ وہ جو چاہے گا۔ اس کی زبان سے کہلا سکے گا۔

اگر کوئی شخص اس سے ناراض ہو تو وہ اپنی کشش یعنی جادو اثر برقی کرنٹ یا محبت کے تیر سے اس کو اپنے قبضے میں نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ برقی کرنٹ نہایت عجیب، غریب محبت کا تیر ہے۔ اس کا وار خالی نہیں جاتا۔

ایک دفعہ اس کے عامل نے اس ...... سے اپنے دشمن کو اس قدر رام کیا کہ وہ اس کے قدموں پر گرنے لگا۔ محبت کے لئے یہ قوت بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کا عمل بھی نہایت ہی آسان ہے۔ نہ کچھ پڑھنے کی ضرورت ہے نہ کچھ لکھنے کی ضرورت صرف ایک عمل طریقہ ہے اور اسی طریقے سے عامل اپنی قوت بڑھا لیتا ہے۔

یہ قوت چاند کی روشنی سے بڑھتی ہے۔ اور عامل چاند کی لائٹ سے ہی رات کے وقت اپنی طاقت بڑھاتا جاتا ہے اور وہ

رفتہ رفتہ اپنی طاقت اس قدر بڑھا لیتا ہے کہ پھر اس کا وار خالی نہیں جاتا۔ مبتدی آغاز میں تو بہت خوشی سے عمل شروع کر دیتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کا شوق پورا ہو جاتا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔

مبتدی کو اپنا شوق ہر وقت تازہ رکھنا چاہیئے۔ اور وہ اپنا برقی کرنٹ آہستہ آہستہ بڑھاتا رہے۔ جب وہ پورا عامل ہو جائے گا۔ تو اس کا محبت کا تیر ٹھیک نشانہ پر لگے گا۔

دوسرے سبق میں ہم نے بتا دیا ہے کہ مسمریزم کے طریق پر کیونکر آنکھوں کی مقناطیسی قوت بڑھائی جاتی ہے۔

اس سبق میں ہم برقی کرنٹ کا طریقہ درج کرتے ہیں۔

پہلا طریقہ

چاند کیا ہے دراصل ایک مادی شے ہے جو ہماری زمین کی مانند تاریک ہے۔ وہ بذات خود چمک دار نہیں بلکہ سورج کی روشنی نے اس کو چمکدار بنا دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی تاریخ کو وہ بصورت ہلال نظر آتا ہے۔ بعد ازاں پانچویں، چھٹی ساتویں اور آٹھویں کو نصف دائرے کی شکل میں ہو جاتا ہے اور اس

کے بعد پورا چاند یعنی ماہ کامل بن جاتا ہے۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ تاریخ کے ساتھ چاند بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ جتنے حصے پر آفتاب عالمتاب کی کرنیں چاند پر پڑتی ہیں۔ اتنا ہی حصہ اس کا روشن اور منور ہو جاتا ہے اور چمکنے لگتا ہے۔ اگر چاند بذات خود روشن یا منور ہوتا تو اس کی شکلیں ہرگز ہرگز نہ بدلتیں مثال کے طور پر سورج کو لو وہ بذات خود روشن ہے۔ اس لئے وہ پورا ہی چمکتا ہے اس کی شکل میں چاند کی طرح تغیر و تبدل واقع نہیں ہوتا اگر وہ تاریک ہوتا تو اس کی شکل بھی چاند کی طرح تبدیل ہوتی اور وہ چاند کی طرح ۲۹، ۳۰، تاریخ کو نظر نہ آتا۔







اس کا یہ مطلب ہوا کہ سورج کی اس روشنی سے جو چاند پر پڑنے کے بعد ہماری زمین تک پہنچتی ہے ہم اس روشنی سے اپنا برقی کرنٹ پیدا کر سکتے ہیں۔

یہ عمل دس تاریخ کے بعد سے شروع کرنا چاہیئے۔ اور ۱۳ تاریخ

تک مسلسل کرتے رہنا چاہیئے۔ چاند کی روشنی سے آنکھوں کی طاقت بڑھ جائے گی۔ اور محبت کا تیر بہت جلد حاصل ہو جائے گا جو نہایت مفید ثابت ہوگا۔

طریقہ:۔ پلنگ پر لیٹ جاؤ اور اپنی نگاہیں چاند پر گاڑ دو مگر پلک نہ جھپکو جتنے عرصے تک آپ چاند سے آنکھیں ملا سکیں ملائیں اور خوب غور سے اس کو دیکھنے کی کوشش کریں۔

یہ عمل اس وقت کرنا چاہیئے جبکہ خوراک بالکل ہضم ہو چکی ہو تاکہ تمہارے تمام قویٰ ایک ہی طرف لگ جائیں۔ اور وہ تم کو تمہاری مرضی کے مطابق کام دیں۔

اس طرح تم بہت جلد کامیاب ہو جاؤ گے۔

پہلے دوسرے دن تو تم بہت جلد تھک جاؤ گے اور تمہاری آنکھوں سے گرم گرم پانی نکلنے لگے گا۔

روزانہ برابر کوشش کرتے رہو۔

جب تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ ایک گھنٹہ کامل اس سے آنکھ ملا سکو گے اس وقت چاند کا رنگ بالکل بدل جائے گا وہ تم کو بالکل سرخ نظر آنے لگے گا۔ اس حالت میں بھی برابر اپنا عمل جاری رکھو۔ تھوڑے دنوں کے بعد جب تم چاند کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو گے اس کا فوراً رنگ بدل جائے گا اس میں عجیب و غریب شکلیں نظر آنے لگیں گی اور کوئی

اس کی غلطی ہے جو وہ قدرت کی دی ہوئی طاقت سے کوئی مفید کام نہیں لیتا اور دوسروں کی خوشامد اور منت کرتا پھرتا ہے۔

طریقہ۔ دوپہر کو جبکہ سورج اپنی پوری تمازت کے ساتھ آسمان پر چمک رہا ہو اس وقت اس سے آنکھ ملاؤ۔ پہلے دوسرے دن تو اس کو ایک منٹ بھی دیکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اور جب اس کی طرف دیکھو گے آنکھوں میں پانی بھر آئیگا آنکھوں کے آگے اندھیرا اور تاریکی چھا جائے گی۔ دماغ چکرانے لگے گا۔

جوں جوں دن گزرتے جائیں گے تمہاری نگاہیں پختہ ہوتی جائیں گی۔ واضح رہے کہ عینک لگا کر ہرگز ہرگز سورج کی طرف نہ دیکھیں ورنہ بینائی سلب ہونے کا خطرہ ہے دوم جب آنکھ ملا کر سورج کی طرف سے ہٹائیں تو اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ سورج کی طرف ان دونوں آنکھوں کو بند کر دو تاکہ بند آنکھوں پر بھی سورج کی کرنیں پڑ سکیں۔

اس عمل سے آنکھوں کی تکالیف جلد از جلد دفع ہو جایا کرے گی اور خطرے کا بھی اندیشہ نہ رہے گا۔

روزانہ ایک منٹ بڑھاتے جاؤ۔ یعنی پہلے دن پانچ منٹ نگاہ جمائی ہے تو دوسرے دن ٦ منٹ۔ تیسرے دن ٧ منٹ چوتھے دن ٨ منٹ جتنے عرصے سورج سے آنکھ ملاؤ اتنے ہی عرصے

اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے بھی اس طرف دیکھو جب ایک گھنٹہ کامل سورج سے آنکھ ملا سکو گے اور تمہاری پلکیں نہ جھپک سکیں۔ اس وقت سمجھ لینا کہ آپ پوری طرح سن ادائیزم کے حامل ہو گئے اتنے عرصے نگاہ جمانے سے تمہاری آنکھوں میں مقناطیسی قوت پیدا ہو جائے گی۔ اور تم یہ محسوس کرو گے کہ کوئی چیز تمہارے دل سے آنکھوں کی راہ سے گزر کر سورج کی طرف جا رہی ہے روشنی کی ایک لائن بن جائے گی جو تمہاری آنکھ سے لے کر سورج تک بلند ہوگی۔

یہ تمہاری آنکھ کا برقی کرنٹ ہے۔ جو تم نے حاصل کر لیا ہے اس کرنٹ سے بہت سے کام لئے جا سکتے ہیں۔

بیماریوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ دشمن اور معشوق مطیع و فرمانبرداری ہو جاتا ہے جن کی طرف آپ محبت سے دیکھیں گے وہی آپ کی طرف کھنچے آئیگا۔ اور جس کو آپ قہر کی نظر سے دیکھیں گے وہ آپ کے رعب میں آ جائے گا۔ وہ تھر تھر کانپنے لگے گا۔ اس کے دل میں آپ کا خوف پیدا ہو جائے گا۔ وہ آپ سے ڈرنے لگے گا۔ آپ میز پر کاغذ یا کوئی اور چیز رکھ کر اس کو اپنے برقی کرنٹ سے اٹھا کر میز کی سطح سے بلند کر سکو گے اور حرکت دے سکو گے۔ اس طرح بہت سے فوائد اس برقی کرنٹ میں موجود ہیں جن کو محبت کا تیر بھی کہا جا سکتا ہے۔

ناعاقبت اندیشی کا خوفناک منظر

عامل کی خودکشی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مسمریزم ایک صحرا میں سے گزر رہا تھا کہ وہ مسمریزم کا بھی عامل تھا برقی کرنٹ بھی حاصل کرچکا تھا۔ گویا وہ اپنے کام میں بالکل طاق تھا۔ اس کو اپنی مقناطیسی طاقت پر بہت ناز اور زبردست فخر تھا۔ وہ خیال کرتا تھا۔ کہ اس کی طاقت کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ہیچ ہیں۔ وہ جانتا تھا۔ کہ وہ اپنی طاقت سے ناممکن کام بھی ممکن کر دکھا سکتا تھا۔ اس وقت جبکہ وہ صحرا میں سے گزر رہا تھا اس نے ایک کنوئیں پر چھ سات آدمی دیکھے جو زور لگا کر کوئی چیز کوئیں میں سے نکال رہے تھے۔ جو کہ گر پڑی تھی۔ وہ شخص بھی ان کے قریب پہنچ گیا۔ اور حیرت سے ان کا تماشہ دیکھنے لگا۔ کوئیں میں وہ مال یعنی پیڑ گر پڑا تھا۔ جس میں پانی نکالنے کے ڈبے لگے ہوتے ہیں۔

وہ تمام آدمی اگرچہ زور لگا رہے تھے۔ مگر وہ پھر بھی نکلنے کا نام بھی نہ لیتا تھا۔

یہ دیکھ کر عامل صاحب کو غصہ آگیا وہ اچھل کر ان کے قریب پہنچا اور کہا۔ تم سب ہٹ جاؤ۔ میں اکیلا ہی اس کو نکال لوں گا۔ لوگوں نے عامل کو دیوانہ خیال کیا۔ مگر عامل کا غصہ بڑھ چکا تھا۔ لہٰذا کوئی بات مدنظر رکھتے ہوئے تمام آدمی اس جگہ سے ہٹ گئے عامل صاحب کوئیں کے پاس پہنچے اور غور سے کوئیں کی طرف دیکھا اس میں دراصل مال

پڑ پڑا ہوا تھا۔ عامل نے اپنی آنکھوں کی برقی طاقت سے کام لینا شروع کر دیا۔ وہ بہت وزنی چیز تھی۔ اس نے اپنی آنکھ کی مقناطیسی طاقت سے اس کو اوپر کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور بہت کچھ کامیاب بھی ہوگیا۔ جس وقت وہ کنوئیں کے کنارے کے قریب آگئی تو عامل نے اپنی آنکھ کے جھٹکے سے اس کو باہر نکالنا چاہا۔ اس عمل سے اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل پڑیں۔ اور وہ بالکل اندھا ہوگیا۔

اس کا چہرہ بغیر آنکھوں کے تھا۔ اس کی آنکھوں کی جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے ایک چیخ ماری اور اسی جگہ سر ٹکرانے لگا۔

وہ شخص اسی جگہ اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر مرگیا اور اس کا کام تمام ہوگیا۔

صوبہ بنگال کا کالا جادو

اکثر آپ نے سنا ہوگا کہ بنگال میں آجکل بھی اس قسم کے آدمی ہیں جو اپنے جادو کے اثر سے لوگوں کو بندر اور مکھی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا میں جادو دراصل کوئی شے ضرور ہے مگر اس کو کرنا مشکل ہے۔ جو شخص ایک دفعہ جادو پیدا کرلیتا ہے وہ عجیب وغریب آدمی بن جاتا ہے۔ اگرچہ ہمارے مذہب میں جادو

کرنا حرام ہے۔ لیکن تاہم پھر ایک منتر جو کہ ایک بنگال کے جوگی کی زبانی معلوم ہوا تھا لکھ دیا جاتا ہے۔

کالا جادو - آکھ سا - آکھ سا

یہ دو لفظ ہیں مگر ان میں فرق نہیں۔ لیکن پڑھنے میں ضرور فرق ہے پہلا لفظ یوں پڑھیں ۔ آکھ ۔ سا یعنی آکھ کہہ کر رکیں اور پھر لفظ سا ادا کریں ۔ اور دوسرا لفظ ملا کر پڑھیں یعنی دونوں لفظوں کو مندرجہ ذیل طور پر ادا کریں ۔ آکھ ۔ سا ۔ ۔ ۔ آکھ سا

شروع میں تم کو چاہیئے کہ دونوں لفظوں کو بار بار کہہ کر خوب حفظ کر لیں ۔ اور اچھی طرح رٹ لیں۔ جب خوب یاد ہو جائیں تب اپنا کام شروع کریں۔ یہ عمل شہر یا گھر میں بیٹھ کر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے تنہائی کی ضرورت ہے اور یہ جادو رات کے وقت کیا جاتا ہے۔

[illegible] ہے اس پر عمل شروع کیا جاتا ہے اور پورے [illegible] اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ جب کبھی کوئی اس کا عامل [illegible] کالا جادو ہے اس کا وار خالی نہیں جاتا۔

اس کے لئے بھی یکسوئی طلب اور کشش کی بہت زیادہ [illegible] اگر کوئی تالاب چشمہ نہر یا کوئی جھیل ہو تو وہ اس کے لئے نہایت مفید جگہ ہے عمل کرنے والے کو

سی بات سے ڈر نہ جانا چاہیئے۔ کوئی بزدل ڈرپوک اور کمزور آدمی ہرگز ہرگز اس عمل کو شروع نہ کرے ورنہ خطرے کا اندیشہ ہے ہم ذمہ وار نہیں ہم بری الذمہ ہیں۔ اگر کوئی استاد مل جائے اور اس کی رائے سے پڑھا جائے۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ہر پہلو سے ہوشیار اور خبردار ہوتا ہے۔ وہ نیک و بد کو خوب سمجھتا ہے۔ وہ مبتدی کو ہر بات سے آگاہ کر سکتا ہے۔ اگر بالفرض کوئی اس قسم کا استاد نہ ملے تو نہ سہی خود ہی اس کو شروع کر دو۔ مگر اپنے دل سے خوف اور ڈر قطعی نکال دو۔ تھوڑے سے حوصلے اور استقلال کی ضرورت ہے۔

جب تم اس کے عامل ہو جاؤ تو لوگوں سے بہت کم بولو سنجیدگی اختیار کرو کسی کو غصے سے نہ دیکھو بلکہ اپنی طبیعت میں اور مزاج میں سے غصہ کا جزو بالکل نکال دو کیونکہ اگر عامل زود رنج ہوگا تو دوسروں کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے۔

دوسروں کو نقصان پہنچانا کسی مذہب اور ملت میں روا نہیں دل دکھنے کیوجہ سے دل سے بددعا نکلتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو بات دل سے یعنی پوری پوری کشش سے نکلتی ہے۔ اس کا ظہور بہت جلد ہو جاتا ہے۔ لہذا دوسروں سے محبت اور ارتباط بڑھاؤ دوسروں کے دلوں میں اپنی جگہ بناؤ۔ کسی کو اپنا دشمن مت خیال کرو۔ جب تم کسی کو اپنا دشمن نہ خیال کروگے تو تمہارے دشمن بھی تمہارے اس

فنا ہے اور اس عجیب و غریب حکمت سے دوست بن جائیں گے وہ ہرگز ہرگز تم کو دشمن کی نگاہ سے نہ دیکھیں گے۔

دشمن کو نرمی اور احسان سے مارنا چاہیئے۔ دانائی اس کا نام ہے۔ یہ حرف اس وجہ سے لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ یہ عمل یعنی کالا جادو دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لیئے مت سیکھو۔ اگر تم نقصان پہنچانا چاہو گے تو اس صورت میں دوسروں کو نقصان تو ضرور پہنچا سکو گے۔ مگر ایک دن سب کو مرنا ہے۔ اور گناہ و ثواب کے سوال و جواب ضرور ہوں گے۔ اس لیئے دوسری دنیا کے لیئے بھی کچھ اپنے ساتھ لو۔ دنیا میں نیکی کرو۔ اور اس کا پھل تم کو ضرور ملے گا۔ اگر تم کسی پہ احسان کرو گے تو خدا تم پہ احسان کرے گا۔ وہ بڑا بزرگی والا ہے۔

طریقہ

اگر کوئی دریا یا نہر تمہارے شہر کے قریب ہو تو رات کے ۱۲ بجے وہاں پہنچو اور دریا کے کنارے بیٹھ کر اپنے دونوں پاؤں اس میں ڈالا دو اور وہ ٹخنوں تک پانی میں ڈوبے رہیں۔

لیکن یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کرو اور برابر چالیس روز تک کرتے رہو چالیس دن کے بعد یہ عمل ختم ہوگا۔

وہی وہ نقطہ آکھ ۔سا۔ آکھ سا ایک سو پچیس بار پڑھو اور اپنی آنکھیں پانی کی سطح پر لگا کر اس کو غور سے دیکھتے رہو اور بے خوف و

خطر وہ عمل پڑھتے رہو۔

پہلے روز تو کچھ نہ معلوم ہوگا مگر ہاں اتنا ضرور ظاہر ہوگا۔ کہ تمہارے دونوں کاندھے اس وقت تک ذرا بوجھل معلوم ہوں گے۔ جب تک وہ عمل نہ ختم کرو گے۔ ایسا معلوم ہوگا کہ کوئی چیز آپ کے کاندھے پر سوار ہے اور وہ آپ کو پانی میں دھکیل رہی ہے۔ تم بالکل نہ گھبرانا اور یکسوئی کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل جاری رکھنا۔ جب تک ختم نہ ہو جاوے نہ تو کسی اور طرف دیکھنا اور نہ کسی سے بولنا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ جب تم عمل شروع کر دو۔ اس وقت اگر کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو عمل ختم کرنے سے پہلے ہرگز ہرگز نہ اٹھنا اور نہ بات کرنا۔ عمل کو ادھورا چھوڑنا ناکامی کی علامت ہے۔

دوسرے دن پھر جاؤ اور وہ عمل ۱۳۵ بار پڑھو۔ تیسرے دن ۱۴۵ چوتھے دن ۱۵۵ پانچویں دن ۱۶۵ چھٹے روز ۱۷۵ ساتویں روز ۱۸۵ آٹھویں روز ۱۹۵ نویں روز ۲۰۵ دسویں روز ۲۱۵۔ گیارھویں دن ۲۲۵ بارھویں دن ۲۳۵ تیرھویں دن ۲۴۵ چودھویں دن ۲۵۵ پندرھویں دن ۲۶۵ سولھویں دن ۲۷۵ سترھویں دن ۲۸۵ اٹھارویں دن ۲۹۵ انیسویں دن ۳۰۵ بیسویں دن ۳۱۵ اکیسویں دن ۳۲۵ بائیسویں دن ۳۳۵ تیسویں دن ۳۴۵ چوبیسویں دن ۳۵۵ پچیسویں دن ۳۶۵ چھبیسویں دن ۳۷۵ ستائیسویں دن ۳۸۵ اٹھائیسویں دن ۳۹۵ انتیسویں دن ۴۰۵ تیسویں دن ۴۱۵ اکتیسویں دن ۴۲۵ بتیسویں

دن ۴۳۵ تینتیسویں دن ۴۴۵ چونتیسویں روز ۴۵۵ پینتیسویں دن ۴۶۵ چھتیسویں دن ۴۷۵ سینتیسویں دن ۴۸۵ اڑتیسویں دن ۴۹۵ انتالیسویں روز ۵۰۵ اور چالیسویں دن ۱۰۰۰ ایک ہزار گویا پہلے دن ۱۲۵ سے شروع کرو اور روزانہ ۱۰ بڑھاتے رہو۔ مگر آخری دن چالیسویں دن ایک ہزار مرتبہ پڑھو اور اس قدر پڑھنے میں محو ہو جاؤ کہ خود کو بھی بھول جاؤ۔ ایسے بن جاؤ۔ کہ گویا دنیا پر تم موجود ہی نہیں۔ جب تک عمل ختم نہ ہو جائے۔ آنکھ پانی پر سے نہ ہٹاؤ اور اگر ممکن ہو تو پلک بھی نہ جھپکنے دو۔ نقشہ ملاحظہ ہو اس میں عمل کی تعداد اور روز کی گنتی کے ساتھ پانی کے انقلابی رنگ کو بھی واضح طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے۔

دن	تعداد عمل	پانی کا انقلابی رنگ
پہلا روز - ۱	۱۲۵	کوئی تبدیلی نہیں
دوسرا روز - ۲	۱۳۵	"
تیسرا روز - ۳	۱۴۵	"
چوتھا روز - ۴	۱۵۵	"
پانچواں روز - ۵	۱۶۵	"
چھٹا روز - ۶	۱۷۵	ہلکا گلابی معلوم ہوگا
ساتواں روز - ۷	۱۸۵	ذرا تیز گلابی " "
آٹھواں روز - ۸	۱۹۵	بہت تیز گلابی "

دن	تعداد عمل	پانی کا انقلابی رنگ
نواں روز - ۹	۲۰۵	نارنجی نظر آئیگا
دسواں روز - ۱۰	۲۱۵	بادامی "
گیارھواں روز - ۱۱	۲۲۵	ہلکا بادامی "
بارھواں روز - ۱۲	۲۳۵	گہرا بادامی "
تیرھواں روز - ۱۳	۲۴۵	بہت ہی گہرا بادامی
چودھواں روز - ۱۴	۲۵۵	سرخ نظر آئیگا
پندرھواں روز - ۱۵	۲۶۵	ہلکا سرخ "
سولھواں روز - ۱۶	۲۷۵	زیادہ سرخ "
سترھواں روز - ۱۷	۲۸۵	خون کی طرح سرخ
اٹھارھواں روز - ۱۸	۲۹۵	خون سے زیادہ سرخ
انیسواں روز - ۱۹	۳۰۵	بھورا بھورا سا
بیسواں روز - ۲۰	۳۱۵	زرد
اکیسواں روز - ۲۱	۳۲۵	بسنتی
بائیسواں روز - ۲۲	۳۳۵	دھانی
تیئسواں روز - ۲۳	۳۴۵	نیلا
چوبیسواں روز - ۲۴	۳۵۵	نیلگوں
پچیسواں روز - ۲۵	۳۶۵	دودھیا
چھبیسواں روز - ۲۶	۳۷۵	سیاہ

ستائیسویں روز - ۲۷	۳۸۵	بالکل کالا
اٹھائیسواں روز ۲۸	۳۹۵	" "
انتیسویں روز - ۲۹	۴۰۵	" "
تیسویں روز - ۳۰	۴۱۵	" "
اکتیسویں روز - ۳۱	۴۲۵	پیلا
بتیسویں روز - ۳۲	۴۳۵	ہلکا پیلا
تینتیسویں روز - ۳۳	۴۴۵	کپاسی
چونتیسویں روز ۳۴	۴۵۵	کپاسی
پینتیسویں روز - ۳۵	۴۶۵	؍
چھتیسویں روز - ۳۶	۴۷۵	سرخ
سینتیسویں روز ۳۷	۴۸۵	"
اڑتیسویں روز - ۳۸	۴۹۵	خون کی طرح سرخ
انتالیسویں روز - ۳۹	۵۰۵	" " "
چالیسویں روز - ۴۰	۱۰۰۰	" " "

مندرجہ بالا تاریخوں میں پانی کے انقلاب رنگ کی جو حالت ہوگی وہ آپکو معلوم ہوگی۔ چالیسویں روز پانی بالکل سرخ نظر آئے گا۔ اور دریا میں جوش و تلاطم پیدا ہو جائے گا۔ طغیانی آجائے گی۔ تمام دریا کا پانی ابلنے لگے گا۔

ان دنوں میں عجیب و غریب ڈراونی شکلیں تم کو ضرور نظر آئیں گی۔ ان کو دیکھ کر ڈرنا اور عمل کو ادھورا چھوڑنا درست نہیں ورنہ نہایت ہی خطرے کا اندیشہ ہے۔ ممکن ہے کہ جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

اسی دن سے تم بنگال کے کالے جادو کے عامل بن جاؤ گے اور اس سے عجیب و غریب کام لے سکو گے۔

وہی منتر جس کی طرف پڑھ کر پھونک مارو گے وہی تمہارا غلام بن جائے گا۔ حاکم مہربان ہوگا۔ طبیعت ہشاش بشاش رہے گی۔

اس کے عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنے خیال بلند رکھے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو ہرگز ہرگز اپنے دل میں جگہ نہ دے کسی کو غلط سے اپنا دشمن نہ خیال کرے اگر کوئی دشمن بھی ہو تو بھی اس کو تین بار معاف کر دے اور اس سے انتقام نہ لے کسی راز دار دوست پر بھی اپنے عمل کا راز ظاہر نہ کرے۔

محبت پیدا کرنے کیلئے کالا جادو

اگر کوئی شخص آکر کہے یا خود کسی سے محبت کرنا چاہو تو چاند کی پہلی تاریخ کو موم بازار سے لاؤ اور اس کے دو پتلے بناؤ۔ ایک کی شکل عورت کی سی ہو اور دوسرے کی مرد کی طرح عورت پر معشوق کا نام اور مرد کی چھاتی پر عاشق کا نام سوئی سے کھود دو۔ اپنے لئے ایک کمرہ تجویز کرو مگر اس کی لمبائی شرقاً غرباً اور چوڑائی شمالاً جنوباً ہونی چاہیئے۔

عاشق کے پتلے کو مشرقی دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو اور اس کا منہ مغرب کی طرف ہونا چاہیئے۔ اور معشوق کے پتلے کو مغربی دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ اس کا رخ مشرق کی طرف ہونا چاہیئے۔ اور عامل خود شمال کی طرف بیٹھ جاہیئے۔ ایک ہزار مرتبہ دونوں کے درمیان بیٹھ کر یہی کالا جادو پڑھے اور دونوں کو تھوڑا تھوڑا آگے کو سرکائے۔

ان کو آگے بڑھانے سے پہلے اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ کہ ان کو اتنا بڑھایا جائے کہ پندرھویں روز دونوں پتلے کمرے کے درمیانی نقطے پر آ کر مل جائیں۔

اگر ممکن ہو تو کمرے کو ناپ کر برابر کے دو حصوں میں تقسیم کر کے نشان لگا لینا چاہیئے۔ اور درمیانی نشان پر اس قسم کا نشان لگا دے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص پر پندرھویں روز دونوں پتلوں کو آپس میں مل جانا ہے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ کالا جادو پڑھے اور ان پتلوں کو آگے بڑھاتا جائے یہ کمرہ صرف پندرہ دن کے لئے مخصوص کریں اس میں کسی دوسرے آدمی کا داخلہ نہ ہونے دیں۔ جاتے وقت قفل کر دیں۔ اور پتلوں کو اسی جگہ چھوڑ دیں۔ جہاں تک کہ وہ بڑھائے گئے ہیں۔ یہ عمل نصف شب گزر جانے کے بعد شروع کرنا چاہیئے۔

یہ عمل وہی شخص کر سکے گا۔ جو پورے چالیس روز تک

دریا میں بیٹھ کر اپنا چلہ پورا کر چکا ہو اور اس حسن کی دیوی کو تسخیر کر چکا ہو۔ پندرھویں دن جب وہ دونوں آپس میں مل جائیں تو گز بھر گہرا گڑھا کھود دو اور دونوں پتلوں کو اس گڑھے میں اتار دو مگر دونوں کی چھاتیاں آپس میں ملی رہنی چاہئیں۔

ان دونوں گڑھے میں اتارنے کے بعد مٹی آہستہ آہستہ ڈالیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ دونوں پتلے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مٹی ڈال کر زمین کو ہموار کر دو۔ اور اوپر سے لیپ کر زمین برابر کر دو۔

اس جگہ پر ایک سایہ سا نظر آئے گا۔ جو اس جگہ لوٹ پوٹ کر اس کی جگہ زمین میں جذب ہو جائے گا وہی سایہ اپنا اثر دکھائے گا۔ اور طالب و مطلوب کے دل میں محبت پیدا کر دے گا جب تک وہ دونوں پتلے اس جگہ دفن رہیں گے اور جب تک ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جاوے گا محبت ہرگز کم نہ ہوگی۔ بلکہ روزانہ اضافہ ہوتا ہی جائے گا۔

اگر محبت قطع کرنی ہو تو وہ جگہ کھودیں اور دونوں پتلوں کو نکال کر دریا میں پھینک دیں اسی دن سے

محبت کا اثر دونوں کے دل سے قطعی زائل ہو جائے گا۔

نفاق ڈالنے کیلئے کالا جادو

اگر کسی میں نفاق ڈالنا ہو یعنی عاشق و معشوق میں جھگڑا کرانا منظور ہو تو بھی صوبہ بنگال کا کالا جادو اس سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ اس کا طریقہ بالکل آسان ہے۔ اور پہلے طریق سے اگرچہ کچھ ملتا جلتا ہے مگر پھر بھی اس میں تھوڑا بہت فرق ضرور ہے۔

طریقہ ملاحظہ ہو

ایک کمرہ اپنے لئے تجویز کرو۔ اور بازار سے موم خرید کر لاؤ اس کو گرم کرو گرم کرنے کے بعد ایک عورت اور ایک مرد کا پتلا بناؤ۔ مگر مرد کا پتلا عورت کے پتلے سے کچھ قدر بلند اور تنومند ہو چاہیے۔

جب دونوں پتلے تیار ہو جائیں تو مرد کی چھاتی پر عاشق کا نام اور عورت کی چھاتی پر معشوق کا نام سوئی کی نوک سے لکھو۔ اور کمرے کے درمیان مرد اور عورت کو چھاتی سے چھاتی ملا کر کھڑا کردو مرد کا منہ مشرق کی طرف ہو جدھر سے سورج نکلتا ہے اور

عورت کا منہ مغرب کی طرف جس طرف کہ سورج روزانہ شام کے وقت اپنی تمام مسافت طے کرنے کے بعد غروب ہو جاتا ہے۔

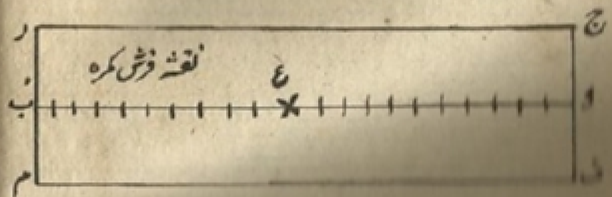
یہ عمل ۱۶ ار تاریخ کو شروع کرو جب کہ چاند گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بطور سابق نصف شب گزرنے کے بعد اس کمرے میں داخل ہو جاؤ۔ مگر اور آدمی ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ ہو۔ اور نہ عمل کرتے وقت کسی اپنے یا غیر آدمی کی آواز کان میں آئے۔

اس کام کے لئے تو کوئی ایسا مکان ہونا چاہیئے جو آبادی سے ذرا دور ہو۔ اور اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ کوئی کام کرتے وقت ضائع کرے گا۔

رات کے ۱۲ بجے کالا جادو آگھ۔سا۔آگھ سا پورے ایک ہزار مرتبہ پڑھو اور پڑھنے کے بعد دونوں پتلیوں کو کچھ علیحدہ علیحدہ فاصلہ پر کردو۔ میں نے پہلے بتا دیا تھا کہ کمرے کو برابر کے ۳۰ حصوں میں تقسیم کرکے نشان بنا دینے چاہئیں۔ کیونکہ پتلیوں کو آگے پیچھے ہٹانے میں غلطی کا اندیشہ ہے۔ احتیاط ضروری ہے۔ اور ان کو درست طور پر آگے پیچھے کیا جاسکے۔

مثال کے طور پر فرض کرو کمرہ ۳۰ گز لمبا ہے تو اس

کمرے کے فرش پر ایک ایک گز کے بعد نشان لگا دو تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس جگہ نصف کمرہ ہو گیا ہے۔ شکل ملاحظہ ہو۔



فرض کیا ج د ل م کمرے کا فرش ہے اس کے پہلو ج ل کو دو برابر کے حصوں یعنی ج و اور و ل میں تقسیم کرکے و پر نشان لگا دیا پھر اس کے دوسرے پہلو د م کو بھی برابر کے حصوں میں تقسیم کر دیں یعنی د ب اور ب م میں تقسیم کرکے ب پر نشان لگا دو پھر و اور ب ایک سیدھا خط یعنی و اور ب کو ایک لائن کے ذریعے ملا دو پھر اس لائن کو برابر کے ۳۰ حصوں میں تقسیم کر دو۔ اور درمیان × قسم کا نشان لگا کر حرف ع لکھ دو گویا اس کمرے کا نقطہ ع مرکز ہوا۔ اس جگہ سے ان پتلیوں ہٹانا شروع کرو اور ایک روز میں ایک نشان کے برابر ہٹاؤ۔ پندرھویں دن ایک پتلا و مقام پر پہنچ جائے گا۔ اور دوسرا پتلا ب مقام پر پہنچ جائے گا۔

گویا چاند کی ۳۰ تاریخ کو جب کہ چاند مطلق بھی نظر نہیں آئے گا۔ اس وقت یہ دونوں پتلے و اور ب مقام پر پہنچ جائیں گے۔

عامل ایک گڑھا و مقام پر گز بھر گہرا کھود دے اور دوسرا گڑھا مقام ب پر گز بھر گہرا کھود دے۔

جب دونوں گڑھے کھد جائیں تو اول مرد کے پتلے کو گڑھے میں اتار کر اس کا منہ دوسری طرف کر دے اور اوپر سے مٹی ڈال دیں پھر دوسرے گڑھے میں عورت کے پتلے کو اتار دے اور اس کا منہ دوسری طرف کر دے اور اوپر سے مٹی ڈال دے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ دونوں پتلوں کی کمر تو نقطہ ع کی طرف ہو۔ اور گویا ایک دوسرے کی طرف سے منہ موڑے ہوئے ہوں۔ ایک مشرق کی طرف دیکھ رہا ہو اور دوسرا مغرب کی طرف۔

دونوں کو دفن کرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ وہی کالا جادو پڑھو۔ کام ختم ہے۔

جب تک ان دونوں پتلوں کو ان کی جگہ پر سے اکھیڑ کر دوبارہ بدستور بذریعہ عمل نہ ملایا جائیگا۔ عاشق و معشوق میں ہرگز ہرگز ملاپ نہ ہوگا۔ ان کا ہمیشہ کے لئے قطع تعلق ہو جائے گا۔

حیرت انگیز ہپناٹیزم کی ماہیت

ہپناٹیزم۔ ایک عجیب و غریب مقناطیسی کشش ہے جس کا دار و مدار اور انحصار قوت ارادہ پر مبنی ہے۔
قوت ارادی کے معنی کسی بات کا مصمم یعنی پورا پورا ارادہ کرنیا [illegible] ۔ ارادہ۔

قوت ارادی کی مثالیں

خیال کرنا کہ میں روٹی نہ کھاؤنگا۔ تو نہ کھانا خوب بھوکے مرنا یا کسی بات پر اڑ جانا اور جہاں تک ممکن ہونا اس بات پر اڑے رہنا خواہ مفید ہو یا مضر۔
اس بات کا ارادہ کرلینا کہ روٹی کھانے کے بعد پانی نہ پیوں گا یا بال نہ کٹواوں گا۔ یا ہرگز ہرگز رات کو نہ سوؤں گا۔ یا فلاں شخص کو ضرور بلاوں گا۔ اس پر پوری پوری کشش کرنا اور اپنی بات پر آخری دم تک نہایت مستقل مزاجی سے اڑے رہنا اسی کا نام ہپناٹیزم۔ قوت ارادی پیدا کرنے کا سخت ضرورت ہے۔ کسی بات کا ارادہ کرلینا تو اس کا پورا کرنا۔

ہپناٹیزم کے کام

اگر کوئی شخص ہپناٹیزم جانتا ہو۔ وہ کھڑا ہے اس کے قریب سے کوئی آدمی گذرے تو عامل نے کہا یہ گر پڑے وہ شخص فوراً گر پڑے گا۔
یا کسی کی طرف دیکھ کر ارادہ کرلینا کہ یہ شخص جو کچھ جانتا ہے۔ وہ بھول جائے۔ ہپناٹیزم کے اثر سے وہ شخص ہر بات بھول جائے گا۔ ہپناٹیزم اور اگر کوئی شخص اس بات کو اس کے سامنے دہرائے گا۔ بھی تو بھی وہ بات ہرگز ہرگز نہ یاد آئے گی۔ وہ ہر بات سے اپنی لاعلمی ظاہر کرے گا۔
ہپناٹیزم کے اثر سے آدمی وہ باتیں قطعی بھول جاتا ہے یہ علم ایک نہایت ہی مفید علم ہے یورپ میں عجیب و غریب واقعات اس علم سے ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔
ہپناٹیزم کا عامل بہت سے تحیر خیز کرشمے دکھا سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی وسیع علم ہے۔ جس قدر کوئی شخص چاہے اس علم کے ذریعے اپنی طاقت بڑھا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جتنی قوت ارادی بڑھ جائے گی۔ اسی قدر اس علم میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ اور عامل بھی خوب کامیاب ہوگا۔
ہپناٹیزم کے اثر سے چین کے ایک نامی عیار خرہی نے یورپ کے پایۂ تخت لندن میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ اور اس نے

اپنی اس طاقت سے ایسے عجیب و غریب کام لئے کہ غریب سکاٹ لینڈ یارڈ کے نامی سراغرسان اس کی اصلی طاقت کا اندازہ لگانے سے قاصر رہ گئے۔ وہی خواہ اپنی اس طاقت سے لندن میں پر اسرار شخصیت بن چکا تھا۔ وہ اپنی طاقت سے سب کو اپنا ہم خیال بنا لینا نہایت آسان اور سہل خیال کرتا تھا۔

ڈاکٹر فونچو میں ہپناٹائیزم کی اس قدر طاقت تھی کہ وہ جس طرف اپنی قوت ارادی کا تیر چھوڑتا تھا۔ اس کا نشانہ خطا نہ جاتا تھا۔ ڈاکٹر فونچو نے اسی قوت کے اثر سے بندرگاہ پورٹ سعید سے لے کر انگلستان کیا بلکہ تمام یورپ میں تہلکہ مچا دیا تھا۔

قوت ارادی ایک عجیب شے ہے ارادہ کیا ہے۔ اس کی تشریح بالکل عجیب ہے ارادہ دراصل برقی کرنٹ ہے اس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا۔ قوت ارادی کو بڑھاؤ اور بعد ازاں ہپناٹیزم کی کوشش کرو۔

قوت ارادی بڑھانے کا طریقہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کی ضرورت ہے۔

اول۔ مستقل مزاجی
دوم۔ خودداری
سوم۔ رات کی بیداری
چہارم۔ قناعت
پنجم۔ بے فکری۔

مندرجہ بالا پانچ باتوں پر عمل کرو۔ مستقل مزاج بنو۔ خودداری اختیار کرو۔ قناعت سے کام لو۔ اور اپنی زندگی بے فکری سے گزارو۔

نوٹ۔ ہر ایک پر یہ نہ ظاہر کر دینا چاہیئے کہ میں ہپناٹائیزم جانتا ہوں۔ کیوں کہ اس صورت میں دنیادار بہت زیادہ تنگ کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس قدر پریشان کریں گے۔ کہ آپ کو ایک منٹ کے لئے بھی فرصت نہ ملے گی۔ اس کی طاقت مسمریزم کی طاقت سے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

وہ کشش ہے۔ اور یہ ارادہ اِدھر کشش کے اثر سے کام پورا ہو جاتا ہے۔ مگر اِدھر دل میں کسی بات کا ارادہ کیا اور وہی کام ہو گیا۔ مثال کے طور پر بتا دیا گیا ہے۔

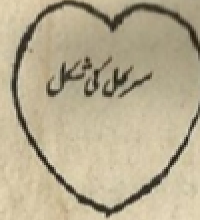
ہپناٹائیزم کا طریقہ

ایک کمرہ علیحدہ منتخب کرو۔ اس کمرے میں ایک کرسی اور ایک چوبی میز ہونی چاہیئے۔ میز پر کوئی موٹی سی جلد کتاب رکھ لو۔ اور تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے انگلیوں کو اندر کی طرف خمیدہ کر دینی سب انگلیوں کو ملا

کر دونوں ہاتھوں کی چونچ سی بناؤ اور کتاب سے ایک سرکل بناؤ۔

یہ سرکل بذریعہ پاس بنانا چاہیئے یعنی تمہارے ہاتھوں کی انگلیاں کتاب پر ہرگز ہرگز نہ لگیں بلکہ کچھ بلند رکھنے کی ضرورت ہے۔

پاس کا سرکل بالکل گول دکھانا چاہیئے۔ بلکہ اس سرکل کی شکل دل یا پان جیسی ہونی چاہیئے۔ دونوں ہاتھوں کو اوپر ملاؤ اور پھر علیحدہ علیحدہ کرتے جاؤ۔



دونوں ہاتھوں سے یہ سرکل برابر جاری رہے اور شکل یہ ہے۔

جب سرکل بن جائے تو انگلیاں کھول کر پہلی جگہ لاکر اپنی نشان الف پر پھر بلند کرلو اور دائرہ سا بناؤ۔

شروع شروع میں تو تمہارے ہاتھ بہت جلد تھک جائیں گے۔ اور تم ایک قسم کی عجیب سی تکلیف محسوس کروگے مگر روزانہ یہ کام جاری رکھنا اور ہمیشہ دل کی شکل کا یہ پان کی شکل کا دائرہ بناتے رہو۔ جب تمہارا ہاتھ تھکاوٹ محسوس کرنا چھوڑ دے۔ اور تم بڑی دیر تک اپنے ہاتھوں سے سرکل کی صورت میں کتاب پر پاس کرتے رہنے لگ جاؤ

اس وقت آزمائش کے لئے کتاب پر بال یا ریشم کا کپڑا رکھ کر یہ عمل شروع کرو اور ہاتھ سے پاس کرتے رہو۔

مشاہدہ۔ وہ بال اور ریشم کا کپڑا جو کتاب پر رکھا ہوا تھا۔ تمہارے اس عمل سے خود بخود حرکت کرنے لگے گا۔ اور جدھر جدھر تمہارے ہاتھ گزریں گے۔ اسی طرف یہ کپڑا اور بال حرکت کرنے کے بعد پہنچ جایا کریں گے۔

اس کا یہ مطلب ہوا کہ تمہارے ہاتھوں میں قوت پیدا ہوگئی ہے۔ اس وقت تمہارے ہاتھوں کی انگلیوں سے اور ہتھیلی سے ایک قسم کی گرم گرم ہوا خارج ہونے لگے گی۔

تمہارے ہاتھ اور ان کی انگلیاں عمل کرتے وقت نہایت گرم اور حرارت خیز ہو جائیں گے۔ اگر اس وقت وہ انگلی اپنے بدن کے جس حصے پر لگاؤگے تو وہ جلا دیں گے۔ لہذا عمل ختم کرنے کے بعد انگلیوں کو ہرگز ہرگز کسی جگہ نہ لگاؤ ہپناٹائیزم کے اثر سے انگلیوں کے پورے نہایت ہی سخت گرم ہو جائیں گے۔

ہپناٹائیزم ایک نہایت ہی وسیع علم ہے۔ اس کے اثر سے آدمیوں کو بے ہوش کر دینا۔ آدمیوں کو گرانا۔ معشوق کو مطیع و فرمانبردار بنا لینا اور سنگدل سے سنگدل مطلوب کو تسخیر کرلینا بالکل آسان اور سہل بات ہے۔ ہپناٹائیزم کے ہزاروں

شعبدے روزانہ ظہور میں آتے ہیں۔ اور بالکل اچھوتے مشاہدات دیکھے جاتے ہیں۔

جس قدر بھی قوت ارادی بڑھ جائے گی۔ اسی قدر اس قوت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

ہپناٹائزم کا دار مدار صرف قوت ارادی پر ہے قوت ارادی سے انسان اس قسم کے کام کرسکتا ہے۔ جو کہ بالکل جادو معلوم ہے ہپناٹائزم کوئی جادو نہیں بلکہ یہ بھی مسمریزم اور برقی کرنٹ یا نسبت کے تیر کیطرح ایک انوکھا علم ہے۔ آجکل بے شمار آدمی آپ کو ایسے ملیں گے۔ جو ہپناٹائزم کی طاقت کو مانتے ہیں۔ اور وہ اس علم کے قائل ہیں۔ یورپ میں اس علم کو حاصل کرنے کا بہت شوق ہے اور اس کے شائقین میں روزانہ آج تک اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس کا طریقہ مسمریزم سے آسان ہے مگر اس کی طاقت اگرچہ مسمریزم سے زائد ہے مگر اس کو حاصل کرنا ذرا مشکل ہے کیونکہ اس طاقت کو حاصل کرنے میں ذرا زیادہ دن لگتے ہیں۔ اور مبتدی طاقت حاصل کرنے سے ہی پہلے اس عمل کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا ادھوری طاقت حاصل کرنے کے بعد یہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہپناٹائزم کے پورے عامل بن گئے ہیں۔ اگرچہ اس وقت وہ اپنے علم میں خام ہوتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کچھ عرصے

بعد اپنی حاصل شدہ طاقت کو بھی اپنی بے پروائیوں سے ہمیشہ کے لئے زائل کر دیتے ہیں۔

ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک اس علم کا شوق رہے برابر اس کا شغل جاری رکھو اور اپنی ہپناٹائزم کی طاقت بتدریج بڑھاتے رہو۔ عقلمند کے لئے اتنا ہی لکھ دینا کافی سے زیادہ ہے۔ اور زیادہ اس پر بحث کرنا ضروری نہیں۔

پہلا حصہ اس کتاب کا ختم ہوا۔

قدرتی اور نیچرل راز و بھید

موت

اگرچہ موت کی بابت ہزارہا مصنفین عجیب و غریب باتیں لکھتے ہیں اور بہت سے آدمیوں نے اس پر بحث کی ہے اور ہزاروں فلاسفر اس معاملات پر بحث کرتے کرتے مرگئے ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں نے اس معاملہ پر اپنی دماغی عقل کی روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ یہ ایک راز ہے۔ اور قدرتی اسرار ہے۔ مگر پھر بھی عقل و ذہانت سے بہت کچھ معلومات ہو چکی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ موت دراصل کیا ہے۔ موت ایک فرضی اور وہمی نام ہے اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ صرف تغیر و تبدل کا نام دوسرے لفظوں میں موت رکھ لیا گیا ہے ہر ایک ماہ کے بعد بلکہ روز اور ہر منٹ کے بعد ہر ایک چیز میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کی ہیئت اس کی شکل اس کی صورت حال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

یہ تغیر و تبدل صرف انسان اور حیوان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ نباتات اور جمادات میں بھی ہر منٹ اور ہر سیکنڈ کے بعد

پیدا ہوتا رہتا ہے۔ انسان کیا ہے۔ ذراتوں کا مجموعہ اور ذرات کیا ہیں۔ جمادات۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ جمادات ہیں اور حیوانات میں کچھ زیادہ فرق نہیں نباتات بھی جمادات سے بنا ہے۔ قدرت نے سب سے پہلے جمادات پیدا کی اور اس کا خاصہ رکھا کہ ہر گھڑی کے بعد اس میں تغیر و تبدل اور انقلاب پیدا ہوتا رہے پھر اس جمادات سے حیوانات سے نباتات پیدا کی۔

مشاہدات

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے اور روز بروز فربہ اور بلند ہوتا ہے۔ یہ بلند اور فربہ ہونا دراصل کیا ہے۔ تغیر و تبدل یا زندگی میں انقلاب۔ جب تک وہ بچہ سن بلوغت کو نہیں پہنچتا۔ اس وقت تک تو وہ بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے بعد کمزور اور ضعیف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ آخر ایک دن اس کی موت آجاتی ہے۔

یہ ہی خاصیت نباتات کی ہے۔ جب پودا اگتا ہے تو وہ کمزور ہوتا ہے۔ اس کے بعد بڑھتے بڑھتے نہایت بلند اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سوکھ جاتا ہے اور پژمردہ ہو جاتا ہے۔

ایک پتھر لو اور وہ ایک جگہ بہت عرصے پڑا رہے تو بہت خراب ہو جاتا ہے۔ ذرات کی شکل میں تبدیل ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے کونے جھڑ جاتے ہیں۔

مکانات جب بنتے ہیں تو وہ بہت مضبوط اور سخت ہوتے ہیں۔ لیکن جتنا عرصہ گزرتا جاتا ہے۔ وہ کمزور اور بوسیدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ مکان یہاں تک کمزور ہو جاتا ہے۔ کہ آندھی یا بارش سے گر جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں تبدل کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تغیر و تبدل کیوں، ہوتا ہے یا قدرت نے ایسی وہ کونسی چیز پیدا کر دی ہے جس کے ذریعے روزانہ تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

ہوا

ایک ایسی چیز ہے جو ہر لمحہ کے بعد تغیر پیدا کر دیتی ہے اگر دنیا میں ہوا نہ ہوتی تو کبھی تغیر نہ ہوتا۔ یعنی کسی کی موت واقع نہ ہوتی لیکن ہر ایک انسان کی زندگی کا دار و مدار درختوں کا پھلنا اور پھولنا۔ جمادات کا بڑھنا بھی ہوا پر منحصر ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ انسان اور حیوان کے ساتھ زبردست تعلق ہے۔ نباتات بھی ہوا کے اثر سے بڑھتے اور پھلتے ہیں۔

اگر آج ہوا دنیا سے زائل ہو جائے تو تمام دنیا میں انقلاب پیدا ہو جائے ہر ایک چرند پرند حیوان انسان و حشرات الارض اور درندے فوراً مر جائیں درخت اور گھاس سوکھ کر زرد ہو جاتے دوسرے لفظوں میں بھی مر جائیں

ہوا میں کئی قسم کی گیس موجود ہوتی ہے جو تغیر و تبدل پر اپنا زبردست اثر ڈالتی ہیں۔ اور قسم قسم کے جراثیم بھی موجود رہتے ہیں۔

یہ ہی وجہ ہے کہ تازہ پھل میوہ اور کھانا دو ایک دن کے بعد سڑ جاتا ہے گویا اس میں تغیر و تبدل ہو جاتا ہے۔ رنگ بدل جاتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمارے بزرگوں نے تغیر و تبدل کا نام موت رکھ لیا ہے۔

انسان کی موت کس لئے واقع ہوتی ہے

مندرجہ بالا مضمون میں بتایا گیا ہے کہ انسان ایک مادی شے ہے۔ اور وہ ذرات کے مجموعے سے بنا ہے۔ ایک انسان میں ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں اور کروڑوں

ذرے شریک ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب وہ ذرات ہیں تو علیحدہ کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس کا جواب یہ ہے قدرت نے ان ذروں کو قوت اتصال سے جوڑ کر ان کو انسانی اور حیوانی شکل میں منتقل کر دیا ہے اور وہ ذرات قوت اتصال کی وجہ سے [illegible] بستہ ہیں۔ چونکہ انسان ایک مادی شے ہے اس لئے مادے کا تغیر و تبدل لازمی ہے۔ جب تغیر و تبدل انتہائی درجے پر پہنچ جاتا ہے یعنی ذرات میں اس قدر انقلاب ہو جاتا ہے کہ قوت اتصال بھی ان کو نہیں ملا سکتی اسی وقت انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اور آدمی مر جاتا ہے ذراتوں کے علیحدہ ہو جانے کا نام موت ہے۔ یعنی جب ذرات علیحدہ ہو جائیں گے۔ اور قوت اتصال بھی ان کو نہ ملا سکے گی۔ اس وقت طائر روح پرواز کر جائے گا

سوال یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جب ذرات علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ تو انسان کا جسم پرزے پرزے کیوں نہیں ہو جاتا۔ اس [illegible] کی وجہ یہ ہے کہ انسان کے بدن [illegible] تنفس جاتا ہے۔ کہ اس میں مسام [illegible] اور [illegible] کے بدن پر بے شمار مسام ہیں۔ جن سے اندرونی کثافت

خارج ہوتی رہتی ہے۔ جب ذراتوں کے تغیر و تبدل میں انتہائی درجہ آ جاتا ہے تو مسام بھی بڑھ جاتے ہیں اور وہ ذرات خود بھی اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں۔ کہ روح ان میں سے گذر جاتی ہے۔ اور انسان مر جاتا ہے مرنے کے بعد انسان دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور مٹی میں ملنے کے اور بھی تبدل واقع ہو جاتا ہے۔ یعنی انسان کی موت اس وقت سے بھی پہلے واقع ہو جاتی ہے جب کہ اس میں اتنا انقلاب پیدا ہو جائے کہ وہ بالکل ذراتوں کی شکل میں علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔

اگر مر جانے کے بعد لاش کو ایک جگہ بہت عرصے تک پڑا رہنے دیا جائے۔ تو وہ رفتہ رفتہ تبدیل ہو جائے گی۔ انسان میں یعنی مادی اشیار میں جب تک ان کا وجود دنیا میں موجود ہے ضرور انقلاب پیدا ہوتا رہے گا انسان کے مر جانے کے بعد بھی اس کا جسم کا تغیر و تبدل ختم نہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ برابر جاری رہے گا۔ کیوں کہ انسان ایک مادی شے ہے۔ اور مادی شے میں انقلاب ضرور ہو گا۔

ہاں اگر اس لاش کو پڑا رہنے دیا جائے تو وہ برابر ہر لحظہ کے بعد تبدیل ہوتی جائے گی۔ اور ہماری آنکھیں

اس تبدیلی کو محسوس نہیں کریں گے۔ کیوں کہ یہ عمل،
نہایت آہستہ آہستہ ہوتا رہتا ہے۔ ہاں اگر بہت عرصے
کے بعد اس چیز کو دیکھیں تو ضرور معلوم ہوگا کہ اس میں
زبردست تبدیلی واقع ہوگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باپ
یہ محسوس نہیں کرسکتا کہ اس کے لڑکے میں کیا کچھ تبدیلی
واقع ہوئی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس کا
لڑکا ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔
اور ہر گھنٹے کے بعد باپ بیٹے کو دیکھ لیتا ہے اس وجہ
سے یہ تبدیلی کوئی زیادہ محسوس نہیں ہوتی کیوں کہ تمام
تغیر و تبدل اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے برخلاف
اگر اس لڑکے کا دوست دس بارہ سال کے بعد کسی
جگہ سے واپس آئے گا۔ تو وہ فوراً اندازہ لگا لے گا
کہ اس کے دوست میں کس قدر حیرت انگیز تبدیلی اور
تغیر و تبدل پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے
کہ اس نے اپنے دوست کی تبدیلیوں کو نہیں دیکھا جس
کی وجہ سے اس نے اس تبدیلی کا جلدی سے اندازہ
لگا لیا۔ بعض اوقات تو یہ تغیر اس حد درجے پر پہنچ جاتا
ہے۔ کہ ایک دوست دوسرے دوست کو پہچان بھی نہیں
سکتے۔ اسی تبدیلی کا نام موت ہے۔ تبدیلی کی وجہ سے موت

آتی ہے۔ یہ بھی سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اکثر دیکھا گیا ہے
کہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ ان مر جانے والے بچوں کے جسم اور اس کی ساخت
اس قدر کمزور ہوتی ہے اور وہ ذرات جن سے اس کا
وجود ہوا ہے۔ اس قدر کمزور ہوتے ہیں۔ کہ وہ جسم میں
روح کو قید نہیں کرسکتے۔ جس کی وجہ سے وہ پیدا ہوتے
ہی مر جاتے ہیں۔

زیادہ عرصے تک زندہ رہنا

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں بہت عرصہ زندہ رہوں
تو وہ یہ کرے کہ ان ذراتوں کے تغیر و تبدل میں دیر لگائے
جن سے اس کا جسم بنا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ
وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کرے کہ اس کے ذراتوں میں
تبدیلی بہت کم واقع ہو۔ یعنی وہ اپنے جسم کی تبدیلی میں
بہت زیادہ عرصہ صرف کر دے جس کا انجام یہ ہوگا کہ
اس کی موت دیر میں واقع ہوگی۔ قتل کرنے سے آدمی
فوراً کیوں مر جاتا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ انسان کے
جسم کا مادہ دو حصوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ گویا ذرات
میں پیوستگی قائم نہیں رہتی اور جب انسان کا جسم دو

حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے تو روح اندر قید نہیں رہتی وہ آزاد ہو جاتی ہے۔ یعنی فوراً نکل جاتی ہے۔ اور انسان کا جسم بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں نام موت ہے۔

اگر انسان اپنے ذراتوں کے تغیر و تبدل میں زیادہ عرصہ لگائے۔ تو وہ زیادہ عرصہ زندہ رہ سکتا ہے۔ ہماری موت کا وقت مقرر ہے جب ہمارے ذرات میں انتہائی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے تب ہم میں جان باقی نہیں رہتی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ درخت سوکھ جاتے ہیں۔ مگر وہ پھر بھی کھڑے رہتے ہیں نہ ان میں پتے لگتے ہیں اور نہ پھل آتا ہے۔ نہ پھلتے ہیں اور نہ پھولتے ہیں۔ جس کا نام موت ہے، گویا کہ وہ درخت مر گئے۔ اب ان میں نشو و نما کی طاقت نہیں جب حکام بالا اس قسم کے درخت دیکھتے ہیں تو وہ فوراً ان درختوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ اور اس کی لکڑی کو فوراً ایندھن کے کام میں لاتے ہیں۔

مندرجہ بالا طریق سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم کبھی نہیں مریں گے۔ موت لازمی ہے۔ اور یہ ضرور آتی ہے۔ چونکہ انسان ایک مادی شے سے بنا ہے۔ اس لیے اس میں تغیر و تبدل ضرور اور لازمی ہوگا۔ یعنی ایک شکل سے دوسری

شکل میں ضرور تبدیل ہو جائے گا۔ اور ایک دن وہ ضرور آئے گا۔ کہ روح تن خاکی سے پرواز کر جائے گی۔

روح کیا شے ہے؟

روح ایک قسم کا نور ہے۔ جس سے آواز پیدا ہوتی ہے وہ ہر چیز میں موجود ہے۔ انسان کی آواز کا تعلق اور ہر حیوان کی آواز کا تعلق روح سے ہے۔

روح کی شکل بالکل انسان کی سی ہوتی ہے۔ اس کے ناک کان اور منہ بھی ہوتا ہے۔ اس کا جسم انسان کی طرح بھدا نہیں ہوتا۔ بلکہ بہت ہی ہلکا اور لطیف ہوتا ہے ہماری نگاہیں روح کو دیکھ نہیں سکتیں

انسان رنج و غم و فکر و پریشانی سے کمزور ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ کمزوری اور لاغر پن آ جاتا ہے۔ مگر روح کبھی بوڑھی نہیں ہوتی۔ اس کا جسم بدستور رہتا ہے۔ کبھی بدصورت یا خراب نہیں ہوتا اس میں کچھ کمزوری یا ضعف پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ہر حالت میں انسان کی طرح چل پھر سکتی ہے۔ آ جا سکتی ہے بول سکتی ہے سن سکتی ہے۔ ہر قسم کی قوت اس میں

خیال کرتے ہیں۔ کہ خواب نے ان کو فائدہ پہنچایا۔ اگرچہ ایسا نہیں ہوا۔ یہ سب کرشمے صرف روح کے ہوتے ہیں۔ جن کو ہم غلطی سے آجتک خواب و خیال سمجھتے ہیں۔

مردہ روحوں سے بات چیت

روح کو طلب کرنے کا عجیب وغریب طریقہ

چند دوست مل جاؤ۔ اور اپنی ایک پارٹی بناؤ لیکن ان کی تعداد چار سے نو آدمیوں تک ہونی چاہیئے۔ اس پارٹی میں کم از کم چار آدمی شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ نو آدمی ہوں۔ صرف اتنے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ آدمی ہم خیال اور سچے رفیق اور سچے و اچھے ساتھی ہوں۔ وہ تمام ہم خیال ہوں۔

سب کے دلوں میں ایک دوسرے کی عزت و قدر و منزلت برابر ہوں۔ وہ ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھیں۔ ان کے دلوں میں احساس ہمدردی کا مادہ ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ ان کے دلوں سے کبر

رعونت دور ہو۔ وہ گناہ سے حتی الامکان گریز کریں پوجا اور عبادت کے دلدادہ ہوں۔

پاک اور صاف رہنا نہایت ضروری اور لازمی ہے اگر ممکن ہو سکے تو سفید اور صاف ستھرے کپڑے استعمال کرو۔

روح کو طلب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری اور لازمی ہے۔

اول۔ ایک کمرہ علیحدہ منتخب کرو۔

دوئم۔ اس کمرے میں جتنے آدمیوں کی تعداد ہو اتنی ہی تعداد میں کرسیاں دائرے کی صورت میں لگا دینی چاہیئے۔ اور ان کے درمیان میں ایک میز لگا دینا چاہیئے۔

سوئم۔ کرسیوں پر گدے وغیرہ بالکل نہ ہوں۔

چہارم۔ تمام دوست ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گویا کہ وہ ایک سرکل یعنی دائرہ بنالیں۔

پنجم۔ ہر ایک آدمی کا دایاں ہاتھ دوسرے آدمی کے بائیں ہاتھ سے لگا رہے۔

ششم۔ اس وقت ہر قسم کا غم و فکر، طمع و لالچ و [illegible] ہرا دکھ تکلیف کا خیال اپنے دلوں سے باہر

بالکل نکال دیں۔ سب کے سب آزاد خیال ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور آپس میں محبت و ارتباط کی باتیں شروع کر دینی چاہئیں۔ ان دوستوں میں آپس میں ہم خیالی ہونی چاہیئے۔ ایک دوسرے سے کسی طرح سے بھی بغض و عناد سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ اپنے آپ میں مساوات اختیار کرنی چاہیئے۔ یعنی ہر ایک شخص اپنے دوسرے ساتھی کو اپنا حقیقی جان نثار خیال کرے۔

روح کو طلب کرنے کیلئے یکسوئی کی ضرورت ہے

چونکہ روح کو طلب کرنے کے لئے یکسوئی کی خاص ضرورت ہے۔ اس کے لئے انہیں آدمیوں میں سے ایک خوش گلو سریلی آواز والا ہو وہ اپنی ترنم خیز آواز میں خدا کی تعریف یا کوئی نعت و مناجات یا بھجن گانا شروع کر دے۔

چونکہ سب کے سب دوست تو گانے میں حصہ نہ لے سکیں گے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر صاحب ایسے ہوں گے۔ جو فن موسیقی سے قطعی طور پر ناواقف ہوں

ہوں گے۔ جن کی گلکی ہو کہ ان کی آواز اچھی نہ ہو۔ ایسے آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ جو وہ خود نہ گا سکیں وہ بالکل خاموشی اور سکوت کے ساتھ گانا سنیں اور گانا سننے میں قطعاً محو ہو جائیں۔ دنیا و مافیہا سے بالکل مدہوش ہو جائیں۔ اور اپنی تمام قوتیں راگ کے سننے میں صرف کر دیں۔ اس طرح سے ان کو یکسوئی حاصل ہو جائے گی۔

نوٹ۔

وجہ یہ ہے کہ روح کو گانے سے ایک قسم کا سرور اور حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گانے کو روحانی غذا کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور گانا دراصل روحانی غذا ہے۔

اس وقت جو چیز گائی جائے وہ اس قسم کا ہو کہ جسے سن کر صوفی بھی وجد میں آ جائیں۔ گویا جلتی ہوئی راگنی ہو۔ اور جو سیدھے سادھے ٹھیکے پر اچھی طرح کہی جا سکے گانا چونکہ روحانی غذا ہے۔ اس لئے روح بہت جلد آ جائے گی کیونکہ اس کو موسیقی سے خاص حظ حاصل ہوتا ہے۔ گانا دراصل روح کو ہی لطف اور آرام پہنچاتا ہے۔ جب کسی محفل میں کوئی شخص گانا سننے

جاتا ہے۔ تو گانے سے اس کو نہ تو کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ نہ اس کے جسم کو بلکہ اس کی روح شاد ہو جاتی ہے۔

روح کا تقاضہ گانا سننا ہے۔ اس لئے راگ کو سننے کے لئے طبیعت بہت بے قرار رہتی ہے۔ روح گانا سن کر خوش ہوتی ہے۔ اس لئے اس وقت ایک پر لطف آرام حاصل ہوتا ہے۔

اس وقت جو نظم، غزل، ٹھمری، یا بھجن گایا جائے وہ عارفانہ اور تصوف سے اچھی طرح بھرا ہوا ہونا چاہیے۔ گانا سننے کے لئے روح جلد آ جاتی ہے۔ اور اس جگہ اس کو اس کی خوراک یعنی نغمہ یا موسیقی جو کہ وہ اصل روحانی غذا ہے۔ مل جاتی ہے۔ جس جگہ گانا ہوتا ہے۔ اس جگہ بے شمار روحیں آ کر جمع ہو جاتی ہیں

ہفتم۔ کسی فاسق بدکار اور ان آدمیوں کو قطعی طور پر اپنے قریب نہ آنے دیجیے جو خدا کی ہستی سے منکر ہوں خلاً دہریئے۔ وغیرہ ان کی موجودگی ایسے وقت میں قطعی درست نہیں وجہ یہ ہے کہ روح کو ایسے آدمیوں سے سخت نفرت ہے۔ اور روح ایسے آدمیوں کے بدن سے ایک قسم کی بہت ہی بری بو محسوس ہوتی ہے۔

ہشتم۔ کمرہ تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں جس کمرے میں اپنا کام شروع کرو۔ ہمیشہ کے لئے وہی کمرہ مقرر رکھو۔ یہ نہ کرنا چاہیے کہ آج یہ کمرہ تو کل وہ کمرہ بلکہ کرسیاں بھی جس مقام پر ہوں۔ اسی مقام پر رکھی رہنی چاہئیں۔ کرسیوں کی جگہ بھی تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں

نہم۔ ہر ایک شخص کو اپنی اپنی کرسی ریزرو رہنی چاہیے۔

وہ پہلے دن جس کرسی پر بیٹھے تو پھر روزانہ اسی کرسی پر بیٹھے۔ ایک شخص کی کرسی پر دوسرے شخص کو نہ بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ یادداشت کے لئے اپنی کرسیوں پر نشان لگا لو تو اور بھی اچھا اور مفید ثابت ہوگا۔

روح طلب کرنیکا طریقہ

۱۔ جب گانا شروع کرنا ہو تو اس سے پہلے کسی مرے ہوئے کی روح کو مقرر کر لو اور جب

طاقتور سا آدمی اس میں حرکت کرتا ہوا نظر آنے لگے گا وہ بالکل سایہ سا ہوگا۔ اس کی شکل اور ہیبت بڑی ہی خوفناک اور خطرناک معلوم ہوگی۔ اس کو دیکھ کر ڈرنا نہ چاہیئے۔ اچانک اس کی آنکھوں سے روشنی کی لائن خارج ہوکر تمہاری آنکھوں پر پڑے گی۔ جس کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں چکا چوند آجائے گی۔ تھوڑے دن کے بعد وہ روشنی زیادہ نقصان نہ دے گی بلکہ تمہاری آنکھیں ایسی حالت میں بھی چاند پر سے نہ ہٹے گی۔ جب تم اس قابل ہو جاؤ گے بعد اس خطرناک انسان کی آنکھوں کی روشنی تمہاری آنکھوں میں جذب ہو جائے گی۔ اور تمہاری آنکھوں کی روشنی بڑھ جائے گی۔ اس وقت سمجھ لیجئے کہ آپ اس کام میں کامیاب ہوگئے۔

اب برقی کرنٹ تم حاصل کر چکے تجربہ کے لئے کوئی مرغی بلی یا کتا استعمال کرو۔ اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھو اور دل کی کشش سے اس کو اپنی طرف بلاؤ۔ وہ تمہاری طاقت کے اثر سے تمہارے قریب آجائیں گے۔ جب کمزور جانوروں پر تمہاری طاقت کام کرنے لگے گی تو پھر انسان پر بھی یہ عمل نہایت آسانی سے کرسکتے ہو۔ اور ہر ایک کو اپنی طاقت سے اپنی طرف کھینچ سکتے ہو۔ اثنائے عمل میں مقویات البصر ضرور استعمال کرتے رہنا۔ تاکہ نگاہ کمزور ہونے کا اندیشہ

جاتا رہے۔ یہ ہے برقی کرنٹ یعنی محبت کے تیر کے اثر کا پہلا طریقہ۔

دو طریقہ

میں نے شروع میں بتا دیا ہے کہ سورج کی روشنی سے چاند روشن ہوتا ہے۔ وہ صرف سورج کی روشنی کا ہی ایک اثر تھا جیسے طریقے میں چاند سے روشنی بڑھائی۔ اس کا عمل نہایت زبردست ہوتا ہے۔ مگر یہ طریقہ دوسرے طریقے سے بدرجہا افضل اور اہم ہے مگر ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔

نپولین کا مقولہ ہے کہ دنیا میں ناممکن کوئی لفظ نہیں۔

مقولہ نپولین، The world-Impossible nothing in

دنیا میں غیر ممکن کوئی شے نہیں۔ انسان کو ہمت چاہیئے تمام کام ہو جاتے ہیں۔ انسان میں اس قسم کی قوت اور مقناطیسی کشش موجود ہے کہ جو پتھر کو ذرا سی دیر میں موم بنا سکتی ہے مگر افسوس ان سے کام لینے والے آدمی دنیا میں بہت کم ہیں۔ انسان قدرت کا ایک مجسم راز ہے انسان دراصل پیکر اسرار اور گنجینۂ کشف و کرامات ہے۔

انسان کی کشش وہ شے ہے کہ جس کا دنیا میں جواب نہیں جب ہر ایک آدمی کے پاس کشش موجود [illegible]